Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

24 محرم 1435 ہجری قمری 28 نبوت 1392 ہش 28 نومبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

{.......................... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ....}

’’حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہٴ تودد تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔......اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁

’’......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہوجائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم وغم دور فرما دے۔اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘　(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ہندوستان کے اُردو اخبارات ورسائل پڑوسی ملک پاکستان کی ڈگر پر چلتے ہوئے سستی شہرت کے حصول اور کاروباری منافع کیلئے گزشتہ چند سالوں سے خصوصًا احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر حقائق کے برخلاف جھوٹے اور من گھڑت بہتان اور الزام تراشیاں شائع کررہے ہیں۔ ان اخبارات ورسائل میں حیدرآباد سے شائع ہونے والے روزنامہ منصف، سیاست، صحافت نمایاں ہیں۔ جو ہر جمعہ کے بابرکت دن جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارتے ہیں اور سچائی کے برخلاف جھوٹے بہتانات مختلف عناوین اور مصنفین کی طرف سے شائع کرتے رہتے ہیں۔ ان اعتراضات میں خصوصًا حضرت بانی جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افتراء اور بہتان اور دلآزاری کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور یہ کوئی نئے اعتراضات نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی نئی تحقیق بلکہ ایک صدی سے زائد عرصہ سے لکھے جارہے گھسے پٹے اعتراضات ہیں، جن کے جوابات بارہا جماعتی اخبارات ورسائل میں دیئے جاچکے ہیں اور کتابی شکل میں بھی شائع ہوچکے ہیں۔

اخبار بدر کے اس شمارہ میں بھی ایک لغو اعتراض کا جواب شائع کیا جارہا ہے۔ ان جھوٹے اعتراضات کے جوابات کئی بار اخبارات میں بغرض اشاعت بھجوائے جاتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو صحیح صورت حال کا علم ہوسکے لیکن افسوس کہ کبھی ہمارے جوابات اِن اخبارات نے شائع کرنے کی جرأت نہیں کی۔

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ان اعتراضات کا مقصد سوائے سادہ لوح مسلمانوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے دور رکھنے اور سستی شہرت کے اور کچھ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ انصاف سے کوسوں دور سراسر جھوٹے اعتراضات کی اشاعت، دلآزاری اور سستی شہرت کے حصول کیلئے کیا جانے والا یہ طریق کیا اسلامی طریق ہے؟ اور کیا نبی کریم ﷺ کی سنت سے یہ ثابت ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ کے مولوی بدترین خلائق ہوں گے (مشکوۃ کتاب العلم) یہی وجہ ہے کہ نام نہاد علماء دین آج تک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی تکفیر وتنقیص پر کمر باندھے ہوئے ہیں حالانکہ تحریک احمدیت سے ان علماء کا بنیادی اختلاف صرف نظریہ حیات ووفات مسیح تھا اور ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار فرمایا:

’’بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کرلیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہوجانے سے صفحہ دنیا یک لخت مخلوق پرستی سے پاک ہوجائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ توحید میں داخل ہوکر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مولویوں کو خوب آزمالیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۲۳)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح کے متعلق قرآنی آیات، احادیث نبویہ سے دلائل نقلیہ وعقلیہ کے ہزارہا ثبوت فراہم کئے۔ آپ کے روشن دلائل سے مولویوں کے باطل عقیدوں کے ایوانوں کی بنیادیں ہل گئیں۔ ان روشن دلائل سے عاجز آکر نام نہاد علماء نے بجائے قرآن وحدیث سے جواب دینے کے اپنی گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کی مقدس حیات پر اعتراضات و دلآزار الزامات لگانے شروع کردیئے۔ ۱۰۰ سال سے زائد عرصہ ہوچکا ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے بارہا ان نام نہاد مولویوں کو دندان شکن جوابات دئے گئے ہیں مگر ہر بار اُنہیں گھسے پٹے جوابات کو کتب اور اخبارات میں بار بار شائع کرکے نام نہاد علماء اور ان کے پیروکار اپنی دوکان چلانا چاہتے ہیں۔

نام نہاد علماء احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف پیش کئے جانے والے اعتراضات میں شاعر مشرق علامہ اقبال کا نام بکثرت لیتے ہیں۔ اور یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اقبال نے بھی احمدیہ مسلم جماعت کے بارہ میں فتاویٰ دیئے ہیں۔ ان نام نہاد اقبال پرستوں سے پوچھنا چاہیے کہ اگر اقبال کی باتیں آپ کیلئے وحی الٰہی اور شریعت کا درجہ رکھتی ہیں تو پھر ملاؤں کو لگام لگانے والی اقبال کی اس تجویز کو کہاں لے جاؤگے جس میں اُس نے ملاؤں پر لگام لگانے کیلئے لائسنس جاری کرنے کی تجویز دی ہے۔

شاعر مشرق علامہ سر محمد اقبال نہ صرف وفات مسیح کی معقولیت کے قائل تھے بلکہ انہوں نے برٹش ہند کے مسلمانوں کے سامنے تجویز پیش کی کہ ملاؤں کو لگام لگانے کیلئے لائسنس جاری کئے جانے چاہئیں۔ قومی ڈائجسٹ لاہور سے چھپنے والا رسالہ، قادیانیت نمبر ۱۹۸۴ء کے صفحہ ۲۳۱ میں اقبال کے الفاظ درج کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

’’باقی رہا علماء کے لئے اجازت نامے کا لائسنس لینے کا معاملہ تو میں کہہ سکتا ہوں اگر مجھے اختیارات حاصل ہوجائے تو یقینًا اسے اسلامی ہند میں جاری کردوں۔ قصہ گوملاّ ہی عام مسلمانوں کی حماقت کا بڑا سبب ہیں انہیں قوم کی مذہبی زندگی سے خارج کرکے اتاترک نے وہ کارنامہ سرانجام دیا جس سے ابن تیمیہ یا شاہ ولی اللہ کا دل خوش ہوجاتا۔‘‘ (ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل ۶ فروری ۲۰۰۹ تا ۱۲ فروری ۲۰۰۹)

مختصر یہ کہ احمدیہ جماعت الٰہی اذن سے قائم خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے علمی عقلی روشن دلائل کا نام نہاد مولویوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں، نازیبا دلآزار بہتان تراشیاں اور الزامات کے سوا ان نام نہاد علماء دین کے پاس کچھ بھی نہیں ہے لیکن ان کی منہ کی پھونکوں یا وقتی پریشانیوں سے احمدیت کا قافلہ رک نہیں سکتا بلکہ ہر پریشانی اور مصائب اس کے لئے کھاد کا کام کرتی ہیں۔ بانئ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’میں محض نصیحۃً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہوکر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہوجائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر مسجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہوجائے اور آخر دماغ خالی ہوکر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہوجائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں‘‘۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵۔۶ طبع اول) ☆

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

تحریک جدید کے 80 ویں سال نو کا بابرکت اعلان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۸ نومبر ۲۰۱۳ بمقام مسجد بیت الاحد جاپان میں تحریک جدید کے ۸۰ ویں سال نو کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمایا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھا:

’’منعم علیھم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صراط الذین انعمت میں فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تاکہ اس آخری زمانے میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطورِ گواہ ٹھہرے۔‘‘

پس ہماری یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے۔ یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے احباب جماعت نے اپنی کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا پس ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نئے چندہ دہندگان دوران سال شامل ہوئے ہیں جن سے تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور نے بھارت کی مختلف ایسی جماعتوں کا ذکر فرمایا جو کہ سبقت لے گئی ہیں اور پہلے سے بڑھ کر چندہ تحریک جدید کی مالی قربانی پیش کی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس اور ایمان اور ایقان کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

سو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت مستورات وبچوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اب نئے سال کے آغاز کے موقع پر چندہ تحریک جدید میں پہلے سے بہت بڑھ کر حصہ لیں اور اولین فرصت میں اپنے سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ فرمائیں اور وعدہ کے ساتھ جس قدر ادائیگی بھی ہوسکتی ہو وہ کردیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی برکات وتائید ونصرت حاصل کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ خیراً

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔۔۔ تم یقینًا سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمات صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۹۷)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

خطبہ جمعہ

ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بھی بنائے اور پھر محض اپنے فضل سے اُنہیں قبول بھی کرلے۔ ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اعمال کی توفیق پانے کے لئے نصائح اور اس سلسلہ میں درپیش خطرات کی نشاندہی۔

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب آف کراچی کی شہادت۔ مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش قادیان اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف کراچی کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 ستمبر 2013ء بمطابق 20 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام۔ مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 11 اکتوبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 630-629۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ اہم نصیحت ہے جو اگر ہمارے سامنے ہو تو ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اُس کے بندوں کے حقوق بھی اُس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے والے ہوں۔ لیکن اگر ہم اپنے زُعم میں اپنے آپ کو عبادتیں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے سمجھتے ہیں لیکن ان تمام باتوں میں کسی بھی قسم کی بناوٹ یا دکھاوا ہے یا ہم عبادتیں کر تو رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر رہے تو ایسی عبادتیں بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول عبادتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا نہیں بناتی جو ایک انسان کا عبادت کرنے کا مقصد ہے۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے ایک لمبی روایت پیش کروں گا جو ایک نصیحت ہے یا وصیت کی صورت میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ ؓ کو کی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت معاذ سے فرمایا۔ يَا مُعَاذُ إِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ إِنْ أَنْتَ حَفِظْتَهٗ نَفَعَكَ۔ اے مُعاذ! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں، اگر تو نے اُسے یاد رکھا تو یہ تمہیں نفع پہنچائے گی اور اگر تم اُسے بھول گئے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم حاصل نہیں کرسکو گے اور تمہارے پاس نجات حاصل کرنے کے بارے میں اطمینان کے لئے کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی۔ فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے سات دربان فرشتوں کو پیدا کیا۔ یعنی روحانی بلندیوں تک پہنچنے کے سات درجے ہیں اور اس کے مطابق انسان وہاں تک پہنچتا ہے۔ اور ان فرشتوں میں سے ایک ایک کو ہر آسمان پر بطور بَوّاب یعنی دربان کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ اُن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ تم اپنی اپنی جگہ پر رہو اور صرف اُن لوگوں کو یہاں سے گزرنے دو جن کے گزرنے کی ہم اجازت دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے جو انسان کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور اُن کا روزنامچہ لکھتے ہیں، خدا کے ایک بندے کے اعمال لے کر جو اُس نے صبح سے شام تک کئے تھے، آسمان کی طرف بلند ہوئے اور ان اعمال کو اُن فرشتوں نے بھی پاکیزہ سمجھا تھا کہ یہ بہت اچھے اعمال ہیں اور ان اعمال کو بہت زیادہ خیال کیا تھا لیکن جب وہ اعمال لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دربان فرشتے سے کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور ایک بندے کے اعمال پیش کرنے آئے ہیں یہ اعمال بہت پاکیزہ ہیں۔ تو اس فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ تمہیں آگے جانے کی اجازت نہیں۔ تم واپس لَوٹو اور جس شخص کے یہ اعمال ہیں اُنہیں اُس کے منہ پر مارو۔ دربان کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ مَیں کسی غیبت کرنے والے بندے کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہ گزرنے دوں اور یہ شخص جس کے تم اعمال خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے آئے ہو، یہ تو ہر وقت غیبت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے پیچھے اُن کی باتیں کرتا رہتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ وہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ اعمال بڑے پاکیزہ ہیں اور یہ بندہ اُنہیں بڑی کثرت سے بجالا رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی شائبہ نہیں تھا اس لئے پہلے آسمان کے دربان اور حاجب فرشتے نے اُنہیں آگے گزرنے دیا۔ لیکن جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں پکارا کہ ٹھہر جاؤ۔ واپس لوٹو اور ان اعمال کو ان کے بجالانے والے کے منہ پر مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ مَیں فخر ومباہات کا فرشتہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے یہاں مقرر کیا ہے کہ مَیں کسی بندے کے ایسے اعمال کو یہاں سے نہ گزرنے دوں جن میں فخر ومباہات کا بھی کوئی حصہ ہو اور وہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر بڑے فخر سے اپنی نیکی کو بیان کرنے والا ہو۔ یہ شخص جس کے اعمال لے کر تم یہاں آئے ہو، لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر اپنے ان اعمال پر فخر ومباہات کا اظہار کیا کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر فرشتوں کا ایک اَور گروہ ایک اَور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا اور وہ ان فرشتوں کی نگاہ میں بھی کامل نور تھے، ایسے اعمال تھے جو بڑے چمکدار تھے۔ ان اعمال میں صدقہ وخیرات بھی تھا، روزے بھی تھے، نمازیں بھی تھیں اور وہ محافظ فرشتے تعجب کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا یہ بندہ کس طرح اپنے رب کی رضا کی خاطر محنت کر رہا ہے۔ اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی حصہ نہیں تھا، ان میں فخر ومباہات کا بھی کوئی حصہ نہیں تھا، اس لئے پہلے اور دوسرے آسمان کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ لیکن جب وہ تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ۔ اِضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ۔ کہ جس شخص کے یہ اعمال ہیں، تم خدا تعالیٰ کے حضور جن کو پیش کرنے جا رہے ہو، اُس کے پاس واپس لے جاؤ اور ان اعمال کو اُس کے منہ پر مارو۔ فرشتے نے کہا کہ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، مجھے تیسرے آسمان کے دروازے پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ اس دروازے سے کوئی ایسا عمل آگے نہ گزرے جس کے اندر تکبر کا کوئی حصہ ہو۔ اور یہ شخص جس کے اعمال تم اپنے ساتھ لائے ہو یہ بڑا متکبر ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان سے تکبّر اور اِباء کا سلوک کیا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی مجالس میں گردن اونچی کر کے بیٹھنے والا ہے۔ اس کے اعمال گو تمہاری نظر میں اچھے نظر آ رہے ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چوتھا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا۔ وہ اعمال ان فرشتوں کو كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، یعنی روشن ستارے کی طرح خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اُن میں نمازیں بھی تھیں، تسبیح بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا۔ وہ فرشتے یہ اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے چوتھے آسمان کے دروازے پر پہنچے۔ تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں کہا ٹھہر جاؤ۔ تم یہ اعمال اُن کے بجالانے والے کے پاس واپس لے جاؤ اور اُس کے منہ پر دے مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ مَیں خود پسندی کا فرشتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ مَیں اُس شخص کے اعمال کو جس کے اندر عُجب پایا جاتا ہے، گویا وہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کا شریک سمجھتا ہو اور خود پسندی کا احساس اُس کے اندر پایا جائے اور اُس میں خدا تعالیٰ کی بندگی کا احساس نہ پایا جاتا ہو، اس چوتھے آسمان کے دروازے سے

اُسے نہیں گزرنے دیا جا سکتا کیونکہ میرے رب کا مجھے یہی حکم ہے کہ یہ شخص جب کوئی کام کرتا تھا تو خود پسندی کو اُس کا ایک حصہ بنا دیتا تھا، اُس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک پانچواں گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا۔ ان اعمال کے متعلق ان فرشتوں کا خیال تھا کہ ''كَاَنَّهُ الْعَرُوْسُ الْمَزْفُوْفَةُ اِلٰى بَعْلِهَا'' وہ ایک سجی سجائی سولہ سنگھار سے آراستہ دلہن کی طرح ہے جو خوشبو پھیلاتی ہے اور اپنے دولہا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ چاروں آسمانوں پر سے گزرتے ہوئے پانچویں آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، ان اعمال کو واپس لے جاؤ اور اس شخص کے منہ پر مارو اور اُسے کہہ دو کہ تمہارا خدا ان اعمال کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ میں حسد کا فرشتہ ہوں اور میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو حسد کرنے کی عادت ہو اُس کے اعمال پانچویں آسمان کے دروازے میں سے نہ گزرنے دوں گا۔ یہ شخص ہر علم حاصل کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے پر حسد کیا کرتا تھا۔ میں اس کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہیں گزرنے دوں گا۔ کسی بھی عالم کو دیکھتا تھا، کسی بھی اچھے کام کرنے والے کو دیکھتا تھا تو حسد کرتا تھا۔ اس لئے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ یہاں سے گزر سکے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا اور پہلے پانچ دروازوں میں سے گزرتا ہوا چھٹے آسمان تک پہنچ گیا۔ یہ اعمال ایسے تھے جن میں روزہ بھی تھا، نماز بھی تھی، زکوٰۃ بھی تھی، حج اور عمرہ بھی تھا اور فرشتوں نے سمجھا کہ یہ سارے اعمال خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑے مقبول ہونے والے ہیں لیکن جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ آگے مت جاؤ۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَرْحَمُ اِنْسَانًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ۔ کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندے پر رحم نہیں کیا کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ جن اعمال میں بے رحمی کی آمیزش ہو میں اُنہیں اس دروازے سے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس لوٹو اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر یہ کہہ کر مارو کہ تمہارا اپنی زندگی میں یہ طریق ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتے ہوئے تمہارے یہ اعمال کیسے قبول کرے۔ جب تم رحم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ ان اعمال میں نماز بھی تھی، روزے بھی تھے، فقہ اور اجتہاد بھی تھا اور وَرَع بھی تھا، (یعنی پرہیز گاری بھی تھی) اور فرمایا کہ لَهَا دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ۔ کہ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی آواز آتی تھی یعنی وہ فرشتے گنگنا رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی چیز خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور وہ اعمال سورج کی روشنی کی طرح چمک رہے تھے۔ اُن کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ گویا وہ اعمال اتنے زیادہ اور بھاری تھے کہ تین ہزار اُن کے خوان کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ جب وہ ساتویں آسمان کے دروازے پر پہنچے تو دربان فرشتے نے جو وہاں مقرر تھا کہا ٹھہرو، تم آگے نہیں جا سکتے تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر مارو اور اُس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ مَیں اُس کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کروں جن سے خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور اُن میں کوئی آمیزش ہو۔ اُس شخص نے یہ اعمال غیر اللہ کی خاطر کئے۔ یہ شخص فقیہوں کی مجالس میں بیٹھ کر اور فخر سے گردن اونچی کر کے تفقّہ اور اجتہاد کی باتیں کرتا ہے تا اُن کے اندر اُسے ایک بلند مرتبہ اور شان حاصل ہو۔ اس نے یہ اعمال میری رضا کی خاطر نہیں کئے، بلکہ محض لاف زنی کے لئے کئے ہیں۔ وَذِكْرًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَصِيْتًا فِي الْمَدَائِنِ۔ اُس کی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا میں ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو جائے، علماء کی مجالس میں اُس کا ذکر ہو۔ وہ کام جو خالصاً خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور اُس میں ریاء کی ملونی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایسے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر دے مارو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ اُنہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ہر آسمان کا جو دربان تھا اُس نے کہا کہ اس کے اعمال ٹھیک ہیں، ظاہری لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں، گزرنے دیا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکرِ الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے اور ہم اس کے ہر عمل کی، نیک عمل کی، اخلاص کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ بڑی نیکیاں کرتا ہے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَنْتُمُ الْحَفَظَةُ عَلٰى عَمَلِ عَبْدِيْ کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور اُنہیں تحریر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے، تم صرف انسان کے، اس بندے کے، ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو اور اُنہیں لکھ لیتے ہو۔ پھر فرمایا وَأَنَا الرَّقِيْبُ عَلٰى قَلْبِهٖ کہ میں اپنے بندے کے دل کو دیکھتا ہوں۔ اس بندے نے یہ اعمال بجالا کر میری رضا نہیں چاہی تھی بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ وہ میرے علاوہ کسی اَور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ۔ اس پر میری لعنت ہو۔ اس پر تمام فرشتے پکار اُٹھے۔ عَلَيْهِ لَعْنَتُكَ وَلَعْنَتُنَا کہ اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمانوں اور اُن میں رہنے والی ساری مخلوق نے اس پر لعنت کرنی شروع کر دی، یا اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت یا نصیحت کو سنا تو آپ کا دل کانپ اُٹھا۔ آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! كَيْفَ لِيْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ۔ یا رسول اللہ! اگر اعمال کا یہ حال ہے تو ہمیں کیسے نجات حاصل ہوگی؟ اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا؟

آپ نے فرمایا۔ ''اِقْتَدِ بِيْ'' کہ تم میری سنت پر عمل کرو اور اُس پر یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ خواہ کتنے ہی اچھے عمل کیوں نہ کر رہا ہو، اُس میں ضرور بعض خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے تم اپنے اعمال پر ناز نہ کرو بلکہ یہ یقین رکھو کہ ہمارا خدا اور ہمارا مولیٰ ایسا ہے کہ وہ ان خامیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ وَحَافِظْ عَلٰى لِسَانِكَ۔ اور دیکھو اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اُس سے نہ نکالو۔ وَلَا تُزَكِّ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ۔ اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہ سمجھو اور نہ اپنی پرہیز گاری کا اعلان کرو۔ وَلَا تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ اور جو عمل تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اخروی زندگی میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو اُس میں دنیا کی آمیزش نہ کرو۔ وَلَا تُمَزِّقِ النَّاسَ فَيُمَزِّقُكَ كِلَابُ النَّارِ۔ اور لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے اور اُنہیں پھاڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو قیامت کے دن جہنم کے کتّے تمہیں پھاڑ دیں گے۔ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِكَ النَّاسَ اور اپنے عمل ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی تم پر ہیں۔

(روح البیان جلد 1 صفحہ 78 تا 80 سورۃ البقرۃ زیر آیت نمبر 22 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

(الترغیب و الترھیب للمنذری جلد اول صفحہ 54 تا 56 باب الترھیب من الریاء و مایقولہ من خاف شیئاً منہ حدیث نمبر 57 دار الحدیث قاہرہ 1994ء)

پس حقیقی نیکیوں کی توفیق اور مقبول نیکیوں کی توفیق بھی اُسی وقت ملتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔ آپ باوجود کامیابیوں کی بشارتوں کے بڑے درد کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول بھی کیں، آئندہ کی بھی بشارتیں دے دیں۔ پھر بھی سجدوں میں تڑپ کر اور بے چینی سے دعا کیا کرتے تھے اور جب اس تڑپ کی وجہ پوچھی جاتی تھی تو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، ایک تو اس کا خوف ہے۔ دوسرے کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے جو فضل مجھ پر ہوئے ہیں مَیں اُس کا شکر گزار بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی انعامات سے نوازا ہے اور اُمّت کے لئے کتنے وعدے دیئے ہیں۔ اس پر میں کیوں نہ شکر گزاری کروں۔ پس یہ وہ اُسوہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

حقوق العباد کا سوال ہے تو دنیاوی غرضوں سے پاک ہو کر بلا تخصیص ہر ایک کے آپ کام آ رہے ہیں، ہر ایک کی مالی مدد فرما رہے ہیں۔ جو سوالی بھی آیا ہے اُس سوال کرنے والے کا سوال پورا فرما رہے ہیں۔ ہر ایک آپ کے رحم میں سے حصہ لے رہا ہے۔ ہر ایک آپ کے پیار اور شفقت سے فیض پا رہا ہے۔ پس آپ نے فرمایا اس طرح اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اُس کی عبادت کرو جس طرح مَیں کرتا ہوں، اُس کے عبدِ شکور بنو جس طرح مَیں شکر گزاری کرتا ہوں۔ اس طرح عبدِ رحمن بنو جس طرح میں حق ادا کرتا ہوں۔ جس طرح میں نے یہ نمونے قائم کئے ہیں تو تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہو گے۔ اسی طرح جس طرح میں نے حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے، اگر تم میرے اُسوہ پر چلتے ہوئے بے غرض اور بے نفس ہو کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ گے۔ اگر صرف اپنی نیکیوں پر یہ سمجھتے ہوئے کہ مَیں بہت نیکیاں کر رہا ہوں، اپنی عبادتوں پر ہی اکتفا کرو گے یا اُنہی پر انحصار کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

پس سنت پر چلنے، آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کا فضل مانگنا ہوگا کہ پتہ نہیں کونسا ہمارا عمل وہ معیار حاصل بھی کر رہا ہے یا نہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بھی

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بنائے اور پھر محض اور محض اپنے فضل سے اُنہیں قبول بھی کر لے۔ ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے ہوں اور اپنے ہر عمل کو اُس کی رضا کے مطابق ڈھال کر اِس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا فیض پانے والے ہوں اور آنے والی زندگی میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی جنت کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہماری یہ دعائیں قبول فرمائے۔

اس وقت مَیں جمعہ کی نماز کے بعد چند غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک تو ایک شہید کا جنازہ ہے اور دو دوسرے وفات یافتگان ہیں۔ جو ہمارے شہید ہیں، مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب ابن مکرم بشیر احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کے، ان کی 18 رستمبر کو شہادت ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کو اورنگی ٹاؤن میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب 18 رستمبر 2013ء کی صبح ساڑھے سات بجے موٹر سائیکل پر ملازمت کے لئے روانہ ہوئے، گھر سے نکلے۔ ابھی کچھ دُور ہی گئے تھے کہ دیکھنے والوں کے مطابق، عینی شاہد کے مطابق ایک سپیڈ بریکر پر جب موٹر سائیکل کی رفتار کم ہوئی تو دو موٹر سائیکل سوار آپ کے قریب آئے اور دو گولیاں آپ کی بائیں پسلیوں کے قریب فائر کیں جس سے آپ موٹر سائیکل سے نیچے گر گئے اور گرنے کے بعد اُٹھنے کی کوشش کی جس پر حملہ آوروں نے سامنے کی طرف سے آپ پر فائر کئے۔ خود کو بچانے کے لئے بایاں ہاتھ انہوں نے آگے کیا جس پر حملہ آوروں نے آپ کے ہاتھ پر فائر کیا اور پھر آپ کے سینے پر تین گولیاں فائر کیں۔ جب آپ گر گئے تو آپ کے سر پر پیچھے سے بھی ایک گولی فائر کی جس کی وجہ سے آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

گزشتہ ماہ 21 راگست کو آپ کے بہنوئی محترم ظہور احمد کیانی صاحب کو بھی اس علاقہ میں شہید کیا گیا تھا۔ مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد کے دو چچا مکرم محمد یوسف کیانی صاحب اور مکرم محمد سعید کیانی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ آپ دونوں کو 1936ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے والد کے دونوں ہی چچا بڑے صاحب علم تھے، علم دوست تھے۔ انہوں نے باقاعدہ مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کی توفیق حاصل کی تھی۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق پریم کوٹ مظفر آباد آزاد کشمیر سے تھا۔ شہید مرحوم یکم دسمبر 1984ء کو کراچی میں پیدا ہوئے اور کراچی میں ہی انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ پھر پانچ سال قبل پاکستان ملٹری آرڈیننس میں بطور سویلین ڈرائیور ملازمت اختیار کی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 29 سال تھی۔ شادی 2009ء میں ثوبیہ صاحبہ سے ہوئی جو راجہ عبدالرحمن صاحب آف کوٹلی کشمیر کی بیٹی تھیں۔ شہید مرحوم انتہائی مخلص، صلح جُو، نرم خُو اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے ہمیشہ تعاون کرتے تھے۔ جب کسی ڈیوٹی کے لئے بلایا جاتا تو ہمیشہ اطاعت کا مظاہرہ کرتے۔ ان کے بھائی مکرم اعزاز احمد کیانی صاحب نے بتایا کہ شہادت سے ایک روز قبل اپنے بہنوئی مکرم ظہور احمد کیانی صاحب شہید کے ذکر پر آبدیدہ ہو گئے۔ ظہور کیانی صاحب شہید کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور بڑے بھائی اور باپ کا مقام دیا کرتے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اُن کے گھر جا کر اُن کے بچوں کی خیریت نہ معلوم کی ہو۔ اُن کی شہادت کا ان پر بڑا گہرا اثر تھا۔ شہید مرحوم کی والدہ نے بتایا کہ چار بہنوں کے بعد بہت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بیٹا عطا فرمایا تھا۔ سوچ سمجھ کے بات کیا کرتا تھا، میرے ساتھ انتہائی پیار اور عقیدت کا تعلق تھا، ڈیوٹی پر جاتے ہوئے ہاتھ ملا کر خدا حافظ کہہ کر جاتا تھا۔ میری دوائی کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بہنوں کا اس طرح خیال رکھتا جیسے بڑا بھائی ہو۔ بہت نرم طبیعت تھی۔ جب بھی گھر میں کوئی چیز لاتا تو خواہش ہوتی کہ سب کو دوں۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ شہید مرحوم بہت اچھی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک کا فرض ادا کیا۔ اچھے بیٹے، اچھے بھائی، اچھے باپ اور اچھے شوہر تھے۔ کہتی ہیں جب بھی میں کبھی پریشان ہوتی تو پھر تسلی دلاتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتے۔ بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک کرتے، ان کے بہنوئی کی جو شہادت ہوئی ہے گزشتہ ماہ، تو بار بار کہتے رہے کہ کاش میں ان کی جگہ ہوتا۔ شہید مرحوم نے والدین، پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ، ایک بیٹی عزیزہ درّ عدن اعجاز عمر چار سال اور ایک بیٹا برہان احمد عمر ڈیڑھ سال سوگوار چھوڑے ہیں۔

کراچی میں حالات اس لحاظ سے خاص طور پر بہت خراب ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک ٹولہ ہے جو احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے خاص طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔ اصل میں تو مولوی اور اُن کی ہمنوائی میں حکومت کی شہ پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ظالم گروہ کی بھی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، کراچی میں خاص طور پر زیادہ حالات خراب ہیں لیکن عموماً پاکستان میں بھی حالات بہت خراب ہیں، لاہور میں بھی اسی طرح کئی جگہ کئی احمدیوں کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی، مارنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو وہاں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

دوسرا جنازہ جو آج اس کے ساتھ ادا کیا جائے گا، وہ مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کا ہے جو قادیان کے درویش تھے۔ 11 رستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1916ء میں سندھ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر اُس کے بعد جڑانوالہ فیصل آباد آ گئے، آپ کی پرورش وہاں ہوئی، وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ غالباً 1945ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آ گئے تھے۔ یہیں پہلی شادی ہوئی لیکن پارٹیشن کی وجہ سے قائم نہ رہ سکی تو اس سے کوئی اولاد بھی نہیں تھی۔ دوسری شادی دورِ درویشی میں اڑیسہ میں مکرم سید شفیق الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم سید محی الدین صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی امۃ اللہ فہمیدہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کے بطن سے آٹھ بچے پیدا ہوئے۔ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں۔ آپ کے پانچوں بیٹے سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی درویشانہ زندگی نہایت سادگی اور بڑے صبر و تحمل کے ساتھ گزاری۔ دوکانداری اور مختلف کام کر کے گزارہ کرتے تھے۔ دفتر زائرین میں خدمت بجا لاتے رہے۔ غیر مسلموں کو بڑے شوق سے تبلیغ کرتے تھے۔ آپ نے دیہاتی مبلغ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اسی دور میں ادیب فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔ صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے اور کمزوری کے باوجود بھی آخری عمر تک باجماعت نماز کھڑے ہو کر ادا کیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم سے بہت شغف تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے تھے، مرحوم موصی بھی تھے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کا جو مختصر علالت کے بعد 12 رستمبر کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1943ء میں 24 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی۔ آغاز میں دہلی کے امریکی سفارتخانے میں بطور کلرک ملازمت کی، پھر 1946ء میں پہلے لاہور پھر ایک سال کے بعد کراچی منتقل ہو گئے جہاں چوہدری شاہنواز صاحب کے پاس ادویات کی درآمد کا کام شروع کیا۔ اور پھر رہنے کی جگہ نہیں تھی ان کی تو دفتر میں سو جایا کرتے تھے۔ 1950ء میں چوہدری شاہنواز صاحب کی مدد سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی۔ دنیاوی تعلیم صرف میٹرک تھی لیکن بظاہر بڑے پڑھے لکھے لگتے تھے اور ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ یہ کافی تعلیم یافتہ ہیں۔ 1950ء میں نائب امیر کراچی مقرر ہوئے۔ 1953ء کے فسادات میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو وقتی طور پر چوہدری عبداللہ خان صاحب کی جگہ امیر جماعت کراچی مقرر کیا۔ چوہدری صاحب سرکاری ملازم تھے اور امکان تھا کہ انہیں ملازمت سے ہٹا دیا جائے گا۔ تاہم اس کے بعد چوہدری صاحب کی علالت کے باعث آپ بطور امیر کراچی کام کرتے رہے۔ 1964ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ جو کراچی کی تاریخ احمدیت لکھی گئی ہے اُس میں لکھا ہے کہ 1953ء کے فسادات میں حضرت مصلح موعود نے کراچی میں بھی ایک علیحدہ صدر انجمن احمدیہ قائم فرمائی تھی، اس کا ناظرِ اعلیٰ بھی آپ کو مقرر فرمایا تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل علالت کے زمانے میں جو نگران بورڈ قائم ہوا تھا اس کے بھی آپ ممبر رہے۔ خلافت کے وفادار، صاف گو، دیانتدار، بہت دعا کرنے والے اور مالی قربانی کرنے والے انسان تھے۔ سخی دل اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے بعد میرے سے انہوں نے بہت تعلق رکھا اور ان کو ہمیشہ بڑا احساس تھا اور ذرا ذرا سی تکلیف کا احساس کیا کرتے تھے۔ دوستوں، عزیزوں اور ضرورتمندوں کی مالی امداد بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ دوست احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور تعلقات کی وسعت کی وجہ سے تبلیغ بھی کیا کرتے تھے۔ اللہ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب لمبے عرصے سے صدر جماعت کلیولینڈ اور نائب امیر امریکہ ہیں۔ اور جماعتی ویب سائٹ جو ہے alislam.org اُس کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر فیصل آباد ہیں، اسی طرح پاکستان میں مرکز کے صنعت وتجارت مشاورتی بورڈ کے صدر بھی ہیں۔ ان کی ایک صاحبزادی جمیلہ رحمانی صاحبہ یہاں لجنہ میں خدمات بجا لاتی رہیں۔ ان کے میاں غلام رحمانی صاحب بھی یہاں یوکے میں بڑا عرصہ سیکرٹری وصایا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی چھوٹی بیٹی ندرت ملک صاحبہ ہیں جو صدر لجنہ کولمبس اور صدر لجنہ ایسٹ مڈویسٹ ریجن امریکہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے، خاص طور پر اُس شہید کے والدین کو جن کا جوان بیٹا شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اُس کے وہ جو چھوٹے بچے ہیں خدا تعالیٰ اُن کا بھی کفیل ہو، اُن کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی امان میں رکھے۔

دوسری بات یہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت فرمائے اور جو مقاصد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

انڈونیشیا، سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، میانمار (برما) اور سری لنکا کی جماعتوں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ میں جماعت کی ترقی و احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اہم ہدایات

سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی۔ آسٹریلیا میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

گورنمنٹ آسٹریلیا کی طرف سے ایک ممبر پارلیمنٹ نے ایئرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

’ڈیلی ٹیلیگراف‘، ’دی سٹینڈرڈ‘ اور ’بلیک ٹاؤن سن‘ کے اخباری نمائندوں کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو۔’ڈیلی ٹیلیگراف‘ میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ اور کارکنان جلسہ سے خطاب میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ آسٹریلیا کا افتتاح۔نیشنل ریڈیو اور نیشنل ٹی وی ABC کے نمائندوں کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط : 6)

30 ستمبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ’’مسجد طٰہٰ‘‘ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور ’’نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا‘‘ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

❁ ... بعد ازاں **نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت موصیان کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ جب حضور انور نے وصیت کے بارہ میں تحریک فرمائی تھی اس وقت موصیان کی تعداد دو ہزار تھی۔ اب اس میں تین ہزار کا اضافہ ہو چکا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے چندہ دہندگان کی تعداد بائیس ہزار ہے اس کے نصف تک پہنچیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک ’’ایڈیشنل سیکرٹری وصایا‘‘ بنائیں تا کہ کام میں اضافہ ہو اور آپ جلد اپنے پچاس فیصد ہدف تک پہنچیں۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری مال** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کا چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا چندہ کا معیار بھی بڑھائیں اور چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی اضافہ کریں۔ یہ تعداد تو اب بہت بڑھنی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا آپ کا بجٹ آسانی سے پانچ سے دس فیصد بڑھ سکتا ہے۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اس سال انڈونیشیا میں 329 بیعتیں ہوئی ہیں۔اور جن جن علاقوں میں بیعتیں ہوئی ہیں وہاں کے مبلغین اور لوکل معلّمین کا ان سے رابطہ ہے اور باقاعدہ تعلّق ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو ’’**ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین**‘‘ ہے اس کا بھی کام ہے کہ ہر نومبائع سے رابطہ اور تعلق قائم رکھے۔تمام جماعتوں کے جو یہ سیکرٹری ہیں وہ رابطہ رکھیں۔ آجکل تو فون ہے، فیکس ہے، دوسرے ذرائع ہیں جن سے بآسانی رابطہ قائم ہوسکتا ہے۔اب ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ ان کی تربیت کریں، مخالفت سے یہ نئے لوگ گھبرا جاتے ہیں۔

❁ ... حضور انور نے فرمایا آپ کا باقاعدہ نظام قضاء ہونا چاہیے۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری اشاعت** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی اور کون کون سی کتب کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں ہو چکا ہے۔سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ اب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نو ((9 کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے جن میں رسالہ الوصیّت، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی، ایک غلطی کا ازالہ،ضرورت الامام اور فتح اسلام وغیرہ شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقۃ الوحی کا بھی انڈونیشین زبان میں ترجمہ کریں کیونکہ یہ کتاب بہت سارے سچائی کے نشانات پر مشتمل ہے اور بہت سی غلط فہمیاں دور کرتی ہے۔اس کتاب میں بہت ساری پیشگوئیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اس کتاب کو پڑھنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا ہے کہ جو احمدی بھی اس کو پڑھتا ہے وہ ہر سوال کا جواب دے سکتا ہے۔اس کو بار بار پڑھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی جو ترجمہ کمیٹی ہے اس کو ٹاسک دیں کہ وہ اس کا ترجمہ جلد کرے۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ Essence of Islam کے پہلے دو Volume کا انڈونیشین ترجمہ امسال شائع ہو جائے گا۔ اس پر **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ وہ نوجوان جن کی انگریزی زبان اچھی ہے ان سے تراجم کے کام لیں اور ان کے ساتھ مبلغ لگائیں اور یہ سب مل کر ترجمہ کریں۔ جو بوڑھے اور پرانے لوگ ہیں ان کے تجربہ اور رہنمائی سے تو ضرور فائدہ اٹھائیں لیکن ان کو اب ریٹائر کریں اور ان کی جگہ نئے لیں۔ امریکہ اور کینیڈا میں نوجوان ہیں ان کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جو تراجم کے کام کر رہی ہیں۔ اب بہت تیزی سے کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے کام کے لئے نوجوان طبقہ لیں اور ان کی ٹیمیں بنائیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ ’’تذکرہ‘‘ کے امسال شائع ہونے والے نئے ایڈیشن کا ترجمہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔

❁ ... حضور انور نے فرمایا لجنہ سے بھی انتخاب کر کے تراجم کا کام لیں۔ لجنہ اچھا ترجمہ کرتی ہیں۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان بھی لیں۔

حضور انور نے **صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا** سے دریافت فرمایا تو صدر صاحب نے بتایا کہ ہم نے امتحان میں ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ رکھی ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** نے فرمایا کہ آپ ایک دفعہ تو ساری کتاب نہیں رکھ سکتے۔ ایک سال میں اس کتاب کو تین حصّوں پر تقسیم کر کے اس کے تین امتحان لے لیں اور اس طرح مکمل کر لیں اور ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے انعامات بھی رکھیں۔

❁ ... **حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان میں بہت سی نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہاں سے اپنی لائبریریوں کے لئے منگوائیں۔ ورنہ سافٹ کاپی وہاں سے منگوا کر یہاں اپنی ضرورت کے مطابق پرنٹ کروالیں۔ یہاں کاغذ اور طباعت سستی ہے۔**

امیر صاحب انڈونیشیا نے بتایا کہ کتاب World Crisis And The Pathway To Peace کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ پڑھے لکھے طبقہ کو دیں اور سیاستدانوں، پالٹیشن کو دیں۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ آپ کے یونیورسٹی، کالجز اور سکول جانے والے طلباء اور طالبات کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔ اور اس ریکارڈ کو ساتھ ساتھ update کرتے رہا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ بھی طلباء میں ایوارڈ دیئے جانے کا سسٹم جاری کریں۔ طلباء کو اُن کی اعلیٰ اور غیر معمولی کامیابی پر ایوارڈ دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ امسال دوصد کے قریب طلباء یونیورسٹی جائیں گے۔ **حضور انور نے فرمایا** پھر آپ نے یہ بھی جائزہ تیار کرنا ہے کہ کس مضمون میں کتنے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کس فیلڈ میں کتنے کتنے طلباء ہیں۔

❁ ... امیر صاحب انڈونیشیا نے عرض کیا کہ جامعہ انڈونیشیا میں اچھے کوالیفائیڈ اساتذہ کی کمی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی ہدایات عطا فرمائیں۔

❁ ... حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ مجلس ’’نصرت جہاں سکیم‘‘ کی طرح یہاں انڈونیشیا میں بھی سکولز اور کلینک کا اجراء کیا جائے۔ یہاں اس کی بڑی ضرورت ہے اور بعض علاقے ان سہولیات سے محروم ہیں۔

اس پر حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ پرائمری سکولز اور کلینک کے قیام کا جائزہ لیں اور اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ کیا یہاں کے لئے مشنری، ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو ویزا مل سکتا ہے اور وہ یہاں خدمت کے لئے آ سکتے ہیں؟ اس کا جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہیومینیٹی فرسٹ اگر رجسٹرڈ ہے تو یہ بھی سکول کھول سکتی ہے۔ افریقہ میں سیکنڈری ہائی سکول، پرائمری سکول اور ووکیشنل سکول چلا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے بھی جائزہ لیں کہ کیا امکانات ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو حضور انور نے

ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آپ کا گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ اچھا تعلق اور رابطہ ہونا چاہئے۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو گورنمنٹ حکّام سے اچھا رابطہ اور تعلق بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: سیکرٹری تعلیم صاحب طلباء کو Encourage کریں کہ وہ پبلک سروس میں جائیں، پولیٹکس میں جائیں۔ آرمی، نیوی اور ایئر فورس میں جائیں اور ملک کی خدمت کریں۔ احمدی ہر فیلڈ میں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: کونسلنگ کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ طلباء کی کونسلنگ کرے کہ کونسا پروفیشن اختیار کرنا ہے اور آئندہ کس فیلڈ میں جانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے جو اچھے طالبعلم ہیں وہ اسّی فیصد سے زائد لے رہے ہیں۔ کئی ایسے ذہین اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء ہوں گے جو مالی تنگی کی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ تو میں نے آپ کی طرف سے کسی ایسے طالبعلم کے لئے سکالرشپ کی درخواست نہیں دیکھی۔ اگر کوئی ایسا کیس ہے کہ امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے معیار پر پورا اترتا ہے اور وہاں پڑھنا چاہتا ہے تو پھر مجھے لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت آپ کے پاس دو واقف نو، ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ یہ دونوں مل کر جماعت کے لئے کلینک کھولیں اور کام کریں۔ حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا کو ہدایت فرمائی کہ اگر ایک سال تک آپ نے کلینک / ہسپتال نہ کھولا تو میں ان دونوں ڈاکٹرز کو افریقہ خدمت کے لئے بھجوا دوں گا۔

❁... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ جماعت کا ہسپتال اپنے سینٹرز میں کھولا جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تجویز مجلس عاملہ میں رکھیں۔ مجلس شوریٰ میں رکھیں کہ ہسپتال کہاں کھولنا ہے اور اس کے لئے فنڈز کہاں سے ادا ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں ہم نے شہروں سے باہر ہسپتال کھولے ہیں تا کہ غرباء کی مدد ہو۔ اس لئے ہسپتال کے قیام کے لئے زمین شہر سے باہر تلاش کریں۔

❁... حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سال 2025ء میں انڈونیشیا میں جماعت کے قیام کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت انڈونیشیا صد سالہ جوبلی منانے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ ہماری ایک تجویز اور پروگرام یہ بھی ہے کہ 2025ء تک 100 ڈاکٹر، 100 انجینئرز، 100 سائنٹسٹس، 100 وکلاء وغیرہ تیار کریں۔

اس تجویز پر **حضور انور نے فرمایا** کہ اسے مجلس شوریٰ میں رکھیں۔ اگر آپ اس ٹارگٹ کو حاصل کر لیں تو انڈونیشیا دنیا میں پراگرس کے لحاظ سے سب سے اوّل جماعت ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اس عرصہ میں پانچ پرائمری سکول کھولیں اور دو کلینک / ہسپتال بنائیں اور آپ کے یہ ہسپتال ریموٹ ایریا میں ہوں تا کہ غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

❁... **حضور انور نے سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو فرمایا** کہ آپ کے پاس رشتہ ناطہ کے لئے جو فہرستیں تیار ہیں وہ تبشیر ''انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی'' ربوہ کو بھجوائیں۔ فہرست میں جو نام شامل ہیں ان کے کوائف بھی ساتھ بھجوائیں۔

❁... حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مبلغ کی بیوی اگر کام کر رہی ہے تو پھر ان کے تبادلوں کی صورت میں ان کے کام پر اثر ہوتا ہے۔ بعض مشکلات سامنے آتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مبلغ کی بیوی کو جماعتی کاموں میں مبلغ کی مدد کرنی چاہیے۔ لجنہ اور بچیوں کی تربیت کے لئے کام کرنا چاہیے۔ لیکن اسے ملازمت کرنے سے روک نہیں سکتے۔

❁... ایک سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا** کہ کتاب ''مالی نظام'' کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ حاصل کریں اور پڑھیں اس سے آپ کو تمام چندوں اور ان کی شرح اور دیگر تفصیل کا علم ہو جائے گا۔ آپ اس کتاب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر لیں۔

❁... **وصیت کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا** کہ وصیّت تو 1/10 کی ہو گی۔ یہ کم نہیں ہو سکتی اور نہ کم ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو کام نہیں کرتا اور کماتا نہیں جیسے House Wife ہیں تو ان کے روزانہ کے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف ممالک میں ایک معیار قائم کیا گیا ہے۔ یو کے میں کم از کم £150 ہے اور امریکہ میں یہ معیار 250 یو ایس ڈالرز ہے، آپ انڈونیشیا میں بھی اس کا جائزہ لے کر بتائیں اور پھر مرکز اس کا فیصلہ کرے گا کہ قابل قبول ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تین ہی صورتیں بنتی ہیں۔

پہلی یہ کہ جو کما رہے ہیں ان کی وصیت تو ان کی انکم (income) پر ہو گی۔

دوسری یہ کہ جو کما نہیں رہے ان کی وصیت کم سے کم Wages پر نہیں ہو گی بلکہ اس پر ہو گی جو وہ روزانہ اپنے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جو ان کے روزمرّہ کے اخراجات ہیں۔

تیسری صورت طلباء کی ہے جو اپنے جیب خرچ پر وصیت کر سکتے ہیں۔

❁... اس سوال کے جواب پر کہ حضور انور انڈونیشیا کب آئیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ کی مجلس عاملہ پلان بنائے کہ فضا اور حالات سازگار ہیں اور میں وہاں آؤں تو آؤں گا انشاء اللہ۔

نیشنل مجلس عاملہ انڈونیشیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، پاپوا نیوگنی، فلپائن اور میانمار (برما) کے مبلغین اور لوکل معلّمین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، پاپوا نیوگنی، فلپائن اور برما کے مبلغین کرام اور لوکل معلّمین کی اجتماعی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔

❁... بعد ازاں ایک معلّم نے عرض کیا کہ ایک نئے جزیرے میں کام کر رہا ہوں۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جماعت قائم ہو جائے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁... ایک اور معلّم نے عرض کیا کہ میں ایک نئی جگہ پر ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁... بعض معلّمین نے اپنے اپنے علاقہ میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین اور معلّمین کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں ایسے پروگرام بنائیں جو جماعت کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ باقاعدگی سے ہونی چاہئے اور اپنی جماعتوں کا MTA کے ساتھ تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔ جن جماعتوں میں MTA نہیں ہے وہاں اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر کے MTA لگوائیں۔

اپنے تعلقات سرکاری افسران سے اس حد تک بڑھائیں جو جماعت کے مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال ہو سکیں۔

اپنے علاقے کے طلباء کو Encourage کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو اچھے ذہین طلباء ہیں ان کو کہیں کہ یونیورسٹی میں جائیں۔ اگر انہیں مالی تنگی کی وجہ سے اخراجات کی ضرورت ہے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کو لکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: اکثر جو چھوٹی جماعتیں ہیں وہاں عاملہ کے ممبران، صدران جماعت کھل کر افسران سے بات نہیں کر سکتے ہوں گے۔ مربیان کا کام ہے کہ وہاں علاقوں کے افسران سے تعلقات بڑھائیں تا کہ اُن سے کھل کر بات کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے دنیاوی تعلقات بناتے ہوئے اپنے اصل مقصد تبلیغ اور تربیت کو نہ بھول جائیں۔ حکمت کے ساتھ تبلیغ کے لئے مختلف راستے نکالے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حکمت سے کام لو گے تو تمہارے دشمن بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اس لئے حکمت کے ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ کریں اور احمدیت کا حقیقی اور سچا پیغام پہنچائیں۔ امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہم مخالفت کی وجہ سے نہ اپنی تبلیغ روک سکتے ہیں اور نہ تربیت کے پروگرام بند کر سکتے ہیں۔ پس سب واپس جا کر اپنے اپنے پلان بنائیں اور تربیتی پروگرام بھی کریں اور حکمت سے تبلیغی پروگرام بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ والصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ جن کتب کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ کتب پڑھیں۔ حضور انور نے فرمایا: تھوڑی کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں بار بار پڑھ کر اب تک تو آپ کو حفظ ہو جانی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر پر غور کرنے کی کوشش کیا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری کسی بھی کتاب کو پڑھ لو تو مخالفین کا جواب دے سکو گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں اکثر نوجوان ہیں دو تین مرتبہ پڑھیں گے تو یاد بھی ہو جائیں گی۔ **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ اپنے خطبہ اور درس وغیرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے پڑھا کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام ہی قرآن کریم کی اصل تفسیر ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خلیفۃ المسیح کے جو خطبات ہیں ان کے نوٹس بنا کر جماعت کو پہنچایا کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کے حلقہ کی تمام جماعتوں کو پہنچنے چاہئیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی آپ کا پروگرام جو MTA پر ہر مہینہ آتا ہے اور خطبہ جمعہ کا مکمل ترجمہ آتا ہے اپنی ساری جماعتوں کو کہیں کہ وہ یہ ترجمہ سنا کریں اور آپ سب لوگ اپنے نوٹس بھی بنایا کریں۔ کئی مربیان ایسے ہیں جو ہر خطبہ پر نوٹس بناتے ہیں اور پھر سارا ہفتہ ان نوٹس کے مطابق اپنے درسوں اور اجلاسات میں تلقین کرتے رہتے ہیں۔

مبلغین اور معلمین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجے ختم ہوئی۔ اس میٹنگ میں آٹھ ممالک کے 140 سے زائد مرکزی مبلغین اور لوکل معلّمین شامل ہوئے۔ آخر پر سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملک وائز تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

سنگاپور، ملائشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، میانمار (برما) اور سری لنکا کی جماعتوں کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اللہ تعالیٰ کی میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور، نیشنل مجلس عاملہ ملائشیا اور فلپائن، تھائی لینڈ، برما اور سری لنکا کی نیشنل مجالس عاملہ کے جوممبران اس موقع پر موجود تھے ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد نیشنل صدر صاحب ملائشیا سے جماعتی حالات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب نے بتایا کہ بعض جگہ حالات بہتر ہیں اور بعض جگہ اچھے نہیں ہیں۔ Kuala Lumpur میں جماعت کا جو سینٹر ہے وہ رہائشی حصّہ میں ہے اس لئے بطور نماز سینٹر اُسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک علیحدہ جگہ لے کر وہاں باقاعدہ نماز ادا کی جاتی ہے۔

❁... **حضور انور نے نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت** فرمائی کہ اپنا پبلک ریلیشن بڑھائیں اور ملک کی ہر سٹیٹ میں بڑھائیں، ہر طرف بڑھائیں، حکومتی افسران سے، آفیشلز سے اور سول افسران سے بھی اپنے روابط اور تعلق بڑھائیں۔ اور کوئی راستہ ایسا نکالیں کہ ان حالات سے جلد باہر نکلیں۔ نوجوانوں کی ایک ٹیم بنائیں جو بہت زیادہ محنت اور کوشش سے اپنے تعلقات اور رابطے قائم کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملائشیا میں بھی ہمارے نوجوان ہر شعبہ میں ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ کی سروس مختلف اداروں اور سول سروس میں بھی ہوں۔ ہر فیلڈ میں جائیں، ہر شعبہ میں ہماری موجودگی ہونی چاہئے۔ سیکرٹری تعلیم کو کہیں کہ باقاعدہ طلباء کی کونسلنگ کریں اور ان کو گائیڈ کریں۔

حضور انور نے صدر صاحب سنگاپور کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے لئے بھی یہی ہدایت ہے۔

❁... **سیکرٹری صاحب وصایا ملائشیا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 305 کمانے والوں میں سے اس وقت 191 موصی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے تو اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔

❁... **سیکرٹری تبلیغ ملائشیا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال ہماری 78 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سب کے ساتھ اپنا رابطہ اور تعلق قائم رکھیں۔

❁... **سیکرٹری تبلیغ سنگاپور** نے بتایا کہ ان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان سے مضبوط رابطہ رکھیں اور اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔ لوگ بیعت کرتے ہیں پھر رابطہ نہ ہونے کے باعث پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان سب کی تربیت ہونی چاہیے اور مستقل تعلق قائم رہنا چاہئے۔ مبلغ کا ان لوگوں کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔

❁... **سیکرٹری تعلیم سنگاپور** نے بتایا کہ ہمارے دس کے قریب طلباء یونیورسٹی جا رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو طلباء سیکنڈری تعلیم مکمل کریں یہ کمیٹی ان کو گائیڈ کرے۔

❁... **تھائی لینڈ کے صدر صاحب جماعت** نے بتایا کہ امسال ان کی دو بیعتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک سے باقاعدہ رابطہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: دوسرے سے بھی رابطہ رکھیں۔

❁... **میانمار (برما)** کے نمائندہ نے بتایا کہ ان کی امسال کی چار بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سب سے رابطہ قائم رکھیں۔

❁... حضور انور نے فرمایا: چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ جو شرح سے معیار سے کم دینا چاہتا ہے وہ باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔

❁... **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ سیاستدانوں سے تعلق بڑھائیں اور ایسا رابطہ رکھیں کہ جب بھی ضرورت ہو تو وہ آپ کے کام آئیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بیعت بھی کریں۔ وہ سیاستدان ہیں، دنیادار آدمی ہوتے ہیں۔ ان کو کتاب World Crisis And The Pathway To Peace دیں۔ ان کے خیالات احمدیت کے بارہ میں تبدیل ہوں گے۔ اسی طرح جرنلسٹس، بیوروکریٹس سے رابطہ کریں اور ان کو بھی یہ کتاب دیں۔

❁... **حضور انور نے فرمایا** مجلس انصار اللہ یوکے نے چالیس ہزار کتب تقسیم کی ہیں۔ آپ بھی مسلم سکالرز اور دوسرے سکالرز جو مسلمان نہیں ہیں ان کو یہ کتاب دیں۔ اگر مُلّاں سے کوئی رابطہ ہے تو اُسے بھی یہ کتاب دیں۔ اگر آپ ملائشیا میں ری پرنٹ کر سکتے ہیں تو اس کی سافٹ کاپی لے لیں۔

❁... **فلپائن کی عاملہ کے ممبر** نے بتایا کہ فلپائن میں نو موصی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے چندہ دہندگان کے لحاظ سے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلپائن کے ڈاکٹر علیم صاحب کو ہدایت فرمائی کہ آپ باقاعدہ ایک خط تیار کر کے، خط کا ڈرافٹ تیار کریں اور پھر ساتھ وہاں کے حکّام کو اور منتخب لوگوں کو کتاب "Pathway to Peace" بھجوائیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں جماعتیں چھوٹی ہیں اور ٹرینڈ لوگ نہیں ہیں وہاں نو مبائعین کو بھی عہدہ دیا جا سکتا ہے۔ نو مبائعین کی تربیت کریں اور انہیں باقاعدہ نظام کا حصّہ بنائیں۔

❁... **حضور انور نے فرمایا:** یوکے میں ایک انگریز Jonathon Butterworth نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ اس دفعہ وہ نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین منتخب ہوا ہے اور بڑا Active ہے اور MTA پر اس کے پروگرام بھی آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو نو مبائعین Active ہیں ان کو عہدہ دیا جا سکتا ہے اور ان سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا سکتا ہے۔

❁... **نیشنل صدر صاحب ملائشیا کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ آپ جس طریق پر پیغام پہنچانا چاہتے ہیں پہنچائیں۔ پروگرام بنائیں ضروری نہیں کہ پرانے طریق پر ہی چلیں۔ اب نئے راستے دیکھیں۔ نئی راہیں تلاش کریں اور نئے طریق اپنائیں۔ اپنے پروگراموں میں نوجوان خدام کو Involve کریں اور ان سے کام لیں۔ جو پرانے لوگ ہیں ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور پلان بنانے میں ان سے مدد لیں لیکن آگے پروگرام پر عمل نوجوانوں کے ذریعہ کروائیں۔ اب مستعد ہو کر کام کریں۔

❁... **سیکرٹری امور خارجہ سنگاپور کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ استقبالیہ تقریب میں حضور انور نے جو خطاب فرمایا ہے اس کو پرنٹ کریں اور پھر یہ بروشر چائنیز لوگوں کو دیں۔ دوسروں کو بھی دیں۔ اور تقریب میں جو مہمان شامل ہوئے ان سب سے اب رابطہ قائم رکھیں اور باقاعدہ Follow up کریں۔

❁... MTA کے لئے نوجوانوں کو ٹریننگ دینے کے حوالہ سے صدر صاحب سنگاپور کی درخواست پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس غرض کے لئے ایک دو ایسے نوجوانوں کا انتخاب کر کے اُن کو لندن بھجوائیں جنہیں اس میں دلچسپی ہے۔ ہم ان کو وہاں بنیادی ٹریننگ دیں گے جو ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ اسی طرح تین چار دن کا سالانہ ریفریشر کورس ہوتا ہے اس میں بھی کسی نوجوان کو بھجوا دیا کریں جو یہاں MTA کے لئے کام کر رہا ہو اور اس میں ٹیکنیکل Skill بھی ہوں اور اُسے دلچسپی بھی ہو۔

❁... **فلپائن** کی عاملہ کے ممبران نے بتایا کہ ہماری وہاں سات برانچز ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بھی وہاں حکمت کے ساتھ مُلّاں کو تبلیغ کریں اور اپنے روابط قائم کریں۔ سرکردہ حکّام سے بھی اپنے تعلقات بنائیں۔

❁... **کمبوڈیا** سے آنے والے ممبران عاملہ کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو میں ہدایات دے رہا ہوں وہ کمبوڈیا کے لئے بھی ہیں۔ مبلغ کمبوڈیا نے بتایا کہ ہماری سات جماعتیں ہیں اور اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہماری تعداد ہے۔

❁... کتاب "Pathway to Peace" کے حوالہ سے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب جماعت تھائی لینڈ کو ہدایت فرمائی** کہ جلد اس کتاب کا تھائی زبان میں ترجمہ کریں اور پھر یہ کتاب اپنے حکّام اور سیاستدانوں کو دیں۔

❁... Aims سسٹم کے بارہ میں حضور انور نے صدر صاحب ملائشیا کو فرمایا کہ آپ اس بارہ میں انڈونیشیا سے مدد لیں۔

❁... جماعت ملائشیا Kuala Lumpur شہر میں اپنا تین منزلہ سینٹر تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ صدر صاحب ایک اینٹ ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنی ''الیس اللہ بکاف عبدہٗ'' اور ''مولا بس'' کی انگوٹھیاں اس اینٹ کے ساتھ لگا کر دعا کی۔

مختلف ممالک کی مجالس عاملہ کی یہ میٹنگ ایک بج کر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجالس عاملہ کے ممبران نے ملک وائز حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی۔

الوداعی لمحات

آج پروگرام کے مطابق سنگاپور سے آسٹریلیا کے لئے روانگی تھی الوداع ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لے گئے جہاں سے اجتماعی دعا کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔

مسجد کے باہر کھلے صحن میں انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور اور اردگرد کے دیگر ممالک سے آنے والے احباب مرد و خواتین بڑی تعداد میں جمع تھے۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں، چھوٹے بڑے مرد و خواتین ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جونہی حضور انور مسجد طٰہٰ پہنچے تو سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ ہر ایک کی نظر اپنے پیارے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصّہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ بڑا رقت آمیز ماحول تھا۔ پھر حضور انور مرد احباب کے پاس تشریف لے آئے اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا میں بھی یہ لوگ روتے رہے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے نکل کر ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی اور حضور انور کے یہ عشاق دُور تک اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے آقا کو الوداع کہتے رہے۔

چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ، فلپائن، کمبوڈیا اور برما کے امراء، صدران اور مبلغین اور دیگر جماعتی عہدیداران موجود تھے۔ صدر صاحبہ لجنہ انڈونیشیا، ملائشیا اور سنگاپور بھی اپنی بعض عہدیداران کے ساتھ موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور السلام علیکم کہا اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے ایک بگّی کے ذریعہ گیٹ C30 کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں مختلف گیٹس (Gates) پر احمدی احباب اور فیملیز اپنی اپنی فلائٹس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ بعض ملائشیا جا رہی تھیں اور بعض انڈونیشیا اور بعض دوسرے ممالک کے لئے روانہ ہو رہی تھیں۔ ان سبھی نے غیر متوقع طور پر اچانک حضور انور کو دیکھا تو بھاگ کر حضور انور کی طرف آئیں۔ مرد احباب شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوتی رہیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی سے بھی ملتی رہیں اور آخری لمحات میں ایک بار پھر اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور حضور انور کی شفقتوں سے حصّہ پایا۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''جاننا چاہیئے کہ عالمِ آخرت درحقیقت دُنیوی عالم کا ایک عکس ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA015 ساڑھے سات بجے رات سنگاپور سے سڈنی (آسٹریلیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

یکم اکتوبر بروز منگل 2013ء

آسٹریلیا میں ورود مسعود و والہانہ استقبال

ساتھ گھنٹے 35 منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد آسٹریلیا کے مقامی وقت کے مطابق یکم اکتوبر بروز منگل صبح پانچ بج کر پانچ منٹ پر جہاز سڈنی (Sydney) آسٹریلیا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Kings Ford Smith پر اترا اور وہ تاریخی لمحہ آ پہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار آسٹریلیا کی اس سرزمین پر اور دنیا کے اس برّاعظم پر پڑے۔ (آسٹریلیا کا وقت سنگاپور سے دو گھنٹے آگے ہے اور لندن سے دس گھنٹے آگے ہے)

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت آسٹریلیا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے نائب امراء مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

صدر صاحبہ لجنہ آسٹریلیا، نائب صدر لجنہ آسٹریلیا، سابقہ صدر لجنہ آسٹریلیا اور مکرم امیر صاحب آسٹریلیا کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

NSW Legislative Assembly کے ممبر پارلیمنٹ "Hon. Kevin Conolly" حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے لاؤنج میں منتظر تھے۔ موصوف نے گورنمنٹ کی طرف سے حضور انور کو آسٹریلیا آمد پر خوش آمدید کہا۔ موصوف نے کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ اس ملک میں مقیم احمدیوں کے لئے حضور انور کا دورہ کتنا اہم ہے۔

حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اس وقت پانچ بجے صبح حضور انور کو receive کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہیں۔ حضور انور نے موصوف ممبر پارلیمنٹ سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور موجودہ جنرل الیکشن کے حوالہ سے بھی بات ہوئی۔ اس دوران امیگریشن کی کارروائی متعلقہ شعبہ نے از خود مکمل کی۔ ایئرپورٹ پر تمام انتظامات حکومت کے تعاون سے ہوئے۔

پانچ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے جماعت کے مرکز بیت الہدیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت کا یہ مرکز سڈنی شہر سے باہر Blacktown City Council کے علاقہ Marsden Park میں واقع ہے۔ سڈنی ایئرپورٹ سے اس جگہ کا فاصلہ 60 کلومیٹر ہے۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت الہدیٰ'' پہنچے جہاں ملک بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احبابِ جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اطفال و ناصرات اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور ملک کا قومی پرچم لہراتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سڈنی (Sydney) کی مقامی جماعتوں کے علاوہ احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد میلبرن (Melbourne) سے 876 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچی تھی۔ اسی طرح Brisbane سے آنے والے احباب اور فیملیز 924 کلومیٹر کا فاصلہ دس سے بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔ ایڈیلیڈ (Adelaide) سے بذریعہ سڑک آنے والے افراد 1375 کلومیٹر کا فاصلہ 21 گھنٹوں میں طے کر کے اپنے آقا کے استقبال کے لئے اور دیدار کے لئے سڈنی پہنچے۔ اسی طرح پرتھ (Perth) سے بذریعہ جہاز آنے والے پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے سڈنی پہنچے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں یہ لوگ مرد و خواتین اور بچے بچیاں، انتہائی صبح سویرے جب کہ ابھی ہر طرف اندھیرا ہی تھا ''بیت الہدیٰ'' پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

ممبر پارلیمنٹ Hon. Kevin Conolly ایئرپورٹ سے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تک حضور انور کے قافلہ کے ساتھ آئے اور حضور انور کو یہاں تک چھوڑ کر پھر واپس گئے۔

پروگرام کے مطابق ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے صدر صاحب خدام الاحمدیہ آسٹریلیا سے دریافت فرمایا کہ اب تک جو لوگ پہنچ چکے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ جس پر صدر صاحب نے کہا کہ ابھی ہم نے تعداد کی گنتی شروع نہیں کی۔ جمعرات کے دن سے ان کی کاؤنٹنگ ہو گی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا پھر ان کی چیکنگ وغیرہ کس طرح کی جا رہی ہے جس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت کے ہر ممبر کا ID کارڈ بنا ہوا ہے۔ ہر ممبر گیٹ پر اپنی ID دکھا کر ہی اندر آ رہا ہے۔ سکیننگ کا سسٹم جاری ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سڈنی شہر کی ایک جماعت "Mount Druitt Sydney" کی 34 فیملیز کے 155 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆☆☆......

مسجد بیت الہدیٰ کا مختصر تعارف

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو 1983ء میں سڈنی شہر سے باہر "Marsden Park" کے علاقہ میں 28 ایکڑ قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ آسٹریلیا کے دوران 30 ستمبر 1983ء کو یہاں پہلی احمدیہ مسجد بیت الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ نے بھی اس مسجد کی بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آپ حضور انور کی خصوصی ہدایت پر اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کے لئے پاکستان سے آسٹریلیا تشریف لے گئے تھے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جہاں اس برّاعظم میں 1903ء میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت حسن موسیٰ خان صاحبؓ کے ذریعہ ہوا۔ وہاں اس برّاعظم میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کو اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس مسجد کی تعمیر 1989ء میں مکمل ہوئی اور حضورؒ نے اپنے دوسرے دورہ آسٹریلیا میں 14 جولائی 1989ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

مسجد کے ایک طرف ہائی وے Richmond Road اور دوسری طرف Hansworth Road گزرتی ہے۔ اس مسجد کی دو منزلہ خوبصورت عمارت اپنے سفید رنگ اور گنبد اور مینار کی وجہ سے دور ہی سے نظر آتی ہے اور دونوں اطراف سے سفر کرنے والے لوگ اسے دیکھتے ہیں۔

اس مسجد میں نمازیوں کے لئے دو بڑے ہال ہیں نیز دو بڑے کمرے اور دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس موجود ہے۔ مسجد کا ایک مینار جو منارۃ المسیح کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے سو فٹ بلند ہے اور ساتھ ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے جس کا قطر 24 فٹ ہے اور جس کی کلغی کی اونچائی سات فٹ ہے۔ اس گنبد کی تعمیر گراؤنڈ پر کی گئی۔ اسٹیل فریم احمدی احباب نے خود تیار کیا اور اس پر فائبر گلاس چڑھانے کا کام احمدی مستورات نے کیا جو واقعۃً ایک کارنامہ ہے۔ یہ گنبد تیار ہونے کے بعد اتنا بڑا اور وزنی تھا کہ اسے ایک کرین کی مدد سے اٹھا کر مسجد کی چھت پر رکھا گیا۔

مین روڈ سے جماعت کے اس قطعہ زمین کا فاصلہ 1.3 کلومیٹر ہے۔ جماعت نے 1.3 کلومیٹر کی دورویہ پختہ سڑک تعمیر کی ہے جو مسجد تک آتی ہے۔ یہ سڑک اور اس کا ارد گرد کا علاقہ جماعت کی اپنی ملکیت ہے۔ مین روڈ کے اوپر بھی جہاں سے یہ سڑک شروع ہوتی ہے مین گیٹ بنایا گیا ہے جہاں احمدیہ مشن کا بورڈ آویزاں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ آسٹریلیا کے دوران اس مسجد کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ رات کو یہ مسجد بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔

2 اکتوبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

اخباری نمائندوں کا حضور انور سے انٹرویو

حضور انور کی آمد سے قبل اخبار "Daily Telegraph" (یہ سٹیٹ کا اخبار ہے) اور لوکل اخبار "The Standard" اور لوکل ہفتہ وار اخبار "Blacktown Sun" کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

...ایک جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور اختلاف کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی لوگ اسلام کی سچی تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ تو ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ مسیحؑ اور امام مہدیؑ کو بھیجے گا جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور اسلام کا اصل چہرہ دکھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور مسیحؑ اور مہدیؑ مامور ہوئے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ جس مسیحؑ کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ تو آ چکا۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں اور اس انتظار میں

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لامھدی الا عیسیٰ والی حدیث پر محدثین کو کلام ہے مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۴)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہیں کہ وہ آسمان سے اترے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بطور نبی کے آئیں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آسمان سے تو کسی نے نہیں اترنا بلکہ جس کے آنے کی پیشگوئی ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہو کر آئے گا اور وہ آچکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر تشریعی نبی ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ اس لئے یہ خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو عیسیٰؑ کی آمد کے منتظر ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیّین ہونے کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کے بطور نبی آنے کے ہی قائل ہیں۔

پس ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان آجکل بڑا اختلاف یہی ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے اور یہ بات ہرگز خاتم النبیّین کے خلاف نہیں ہے۔

...ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ حضور کا آسٹریلیا آنے کا مقصد کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں۔ ان کی پراگرس دیکھوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کے ذاتی پرابلم دیکھوں، ان کی رہنمائی کروں۔ مَیں ان سے ذاتی ملاقات بھی کرتا ہوں جس سے ان کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ پھر جہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور جلسے کا انعقاد ہوتا ہے وہاں مَیں ایڈریس بھی کرتا ہوں اور ان کو اعلیٰ اخلاقی قدروں کے قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور یہ کہ جہاں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ملک ہے تو اپنے ملک سے وفاداری اور قوانین کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ آسٹریلیا کا میرا دوسرا وزٹ ہے۔ اس سے قبل مَیں سال 2006ء میں آیا تھا۔

...جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ فیملیز کی کس قسم کی پرابلم ہوتی ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مختلف پرابلم ہوتی ہیں اور بعض ان کی ذاتی پرابلم ہوتی ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کرسکتا۔ مَیں اپنے خطبات جمعہ اور تقاریر میں احمدیوں کو توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرو۔ آپس میں محبت و پیار سے رہو اور بھائی چارہ کی فضا قائم رکھو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو اور ہر ایک کے حقوق ادا کرو۔

...اس سوال پر کہ کیا آپ نے اندرون آسٹریلیا سفر کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک اپنے اس موجودہ وزٹ میں تو سفر نہیں کیا۔ لیکن گزشتہ وزٹ کے دوران بعض جگہوں کا وزٹ کیا تھا اور یہاں کے Native باشندوں سے بھی ملا تھا۔ یہ Aboriginies اس وقت دنیا کی سب سے پرانی تہذیب ہے۔

...ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا احمدیہ مسلم کمیونٹی کو آسٹریلین کمیونٹی میں قبول کرلیا گیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت مسلمان کمیونٹیز میں سے ایسی سب سے بڑی کمیونٹی ہے جو ہر سوسائٹی میں قبول کی جاتی ہے کیونکہ ہم کھل کر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ملک میں بھی ہم رہتے ہیں، اُس ملک سے محبت کرتے ہیں اور اپنے وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دوسرے ہم ملک کے قوانین کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ہمارا پیغام امن کا پیغام ہے اور ہمارا نعرہ ”محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں“ ہے۔ اس وجہ سے مَیں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی ہمیں ناپسند کرے گا۔ ہمیں ہر طرف عزت کی نگاہ سے ہی دیکھا جاتا ہے۔

...ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ دنیا کے جو موجودہ حالات ہیں ان میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے جہاں بھی موقع ملتا ہے مَیں سب کو کہتا ہوں کہ صحیح عدل اور انصاف ہی امن لاسکتا ہے اور سچا انصاف وہی ہے جو قرآن کریم کے مطابق ہو اور وہ یہ کہ اگر تمہیں اپنے خلاف، اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو۔ یہ سچا اسلام ہے اور اس سے سوسائٹی میں امن اور انصاف کا قیام ہوتا ہے۔

...سیریا (Syria) میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سیریا میں امن اُسی وقت قائم ہوسکتا ہے جبکہ دونوں پارٹیز یعنی حکومت اور وہ مخالف لوگ جنہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کی ہوئی ہے، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہذّبانہ اور انصاف پسند طریق سے پیش آئیں اور تہذیب کے دائرہ میں رہ کر اپنے معاملات حل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: دو تین ہفتہ قبل مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر بات کی تھی اور بڑا واضح کیا تھا کہ اُس وقت تک سیریا کا معاملہ حل نہیں ہوسکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: سیریا میں علوی اور سنّی دو بڑے فرقے ہیں۔ اس وقت حکومت علویوں کے پاس ہے۔ تاہم حکومت میں کسی حد تک سنّی فرقہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سنیوں کے حقوق کی حق تلفی کی جاتی ہے اور انہیں عزّت نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے ان کی طرف سے علیحدگی کا نعرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ سنّی لوگ گورنمنٹ میں آجائیں اور ان کی حکومت بن جائے تو تب بھی یہ لوگ صحیح انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت نہیں کرسکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل جو اپوزیشن گروپ ہے اس میں انتہا پسند گروپس القاعدہ، طالبان وغیرہ بھی شامل ہورہے ہیں جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہورہے ہیں۔ پس اگر حکومت اور مخالف گروپ اپنی ذمّہ داری نہیں سمجھیں گے اور انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر اس ملک کا امن بالکل تباہ ہوجائے گا۔ صرف اس ملک کا نہیں بلکہ اِس ریجن کا بھی امن تباہ ہوگا اور باقی دنیا بھی متأثر ہوگی اور ان کا امن بھی تباہ ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں آسٹریلیا سڈنی میں قیام کے دوران میلبورن اور برزبین جارہا ہوں۔

...منصب خلافت پر فائز ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں آخری لمحہ تک نہیں جانتا تھا کہ اس منصب پر فائز ہوں گا۔ انتخاب خلافت ایک الیکٹورل بورڈ کرتا ہے۔ انتخاب سے قبل کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس کا نام پیش ہوگا۔ وہیں موقع پر ہی نام پیش ہوتے ہیں اور ووٹنگ ہوتی ہے۔ جو زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ اس منصب پر فائز ہوتا ہے۔ الیکٹورل کالج سے باہر والا بھی منتخب ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں نے پاکستان سے تعلیم حاصل کی۔ اپنی زندگی وقف کی۔ غانا میں آٹھ سال کام کیا۔ اس کے بعد ربوہ پاکستان میں مختلف جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا۔ پھر 2003ء میں خلیفہ منتخب ہوا۔

...جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں، اُن کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم سب انسان ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اخوّت اور بھائی چارہ سے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمّہ داری ادا کرے اور ہر ایک دوسرے سے اس طرح پیش آئے جس طرح خدا چاہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں دوسرے مسلمانوں کے بارہ میں تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جو احمدی نوجوان ہیں وہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے بارہ میں دن رات کوشاں ہیں اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ چیرٹی واک (Charity Walk) کرتے ہیں۔ احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن یوکے نے چیرٹی واک کے ذریعہ تین لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے اور اس میں سے اسّی فیصد رقم غیر مسلم چیریٹیز کو دی۔

امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے ”مسلم فار لائف“ (Muslim for Life) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا اور دس ہزار سے زائد خون کے بیگ جمع کرکے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرتی ہے اور خلیفۂ وقت ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ دوسری مسلم کمیونٹیز کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہم ایک لیڈرشپ کے تحت دنیا کے 204 ممالک میں ہیں اور ہر جگہ ہماری تعلیم، ہمارا سلوگن، ہمارا کردار اور ہمارا انتظامی ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم میں کسی قسم کی کوئی انتہاء پسندی نہیں ہے۔ ہم امن سے رہنے والے ہیں اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور جس ملک میں بھی رہتے ہیں اُس کے وفادار ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔

یہ انٹرویو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں سڈنی کی ایک جماعت Mount Druitt کی 38 فیملیز کے 180 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں سڈنی کی 47 فیملیز کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے تصویر بھی بنوائی اور اپنے آقا سے تحائف بھی حاصل کئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

آسٹریلیا دنیا میں واحد ایسا ملک ہے جو پورے برّاعظم پر محیط ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ اور سب سے چھوٹا برّاعظم ہے۔ اس ملک کا تہائی حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ اس ملک کی آبادی 19 ملین سے زائد ہے جس میں سے آبادی کا اسّی فیصد حصہ سمندر کے ساتھ آباد ہے۔

آسٹریلیا قریباً چار ہزار کلومیٹر چوڑا ہے اور شمالاً جنوباً اس کی لمبائی 3700 کلومیٹر ہے۔ اس ملک کا کُل رقبہ 76 لاکھ 59 ہزار 861 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا دارالحکومت کینبرا ہے۔

یہاں کے اصل باشندوں کو Aboriginies کہا جاتا ہے۔ جو گزشتہ ساٹھ ہزار سال سے یہاں آباد ہیں اور یہ 600 سے زیادہ قبائل میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان کی آبادی تین لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

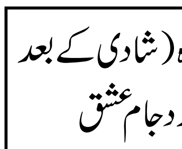

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

09815-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وسّع مکانک — الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

آسٹریلیا میں احمدیت کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حسن موسیٰ خانصاحبؓ کے ذریعہ 1903ء میں ہوا۔ آپؓ افغان قبیلہ ''ترین'' سے تعلق رکھتے تھے اور 1901ء میں آسٹریلیا آ کر آباد ہوئے اور 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پائی۔ اور آپؓ نے 4 ستمبر 1903ء کو بیعت کا خط لکھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس بیعت کی قبولیت کا خط 3 اکتوبر 1903ء کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے بھجوایا۔ اس لحاظ سے آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے آسٹریلیا بھیجا جانے والا پہلا خط آپ کے نام تھا۔

پھر آپؓ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے پہلے موصی تھے۔ 20 دسمبر 1905ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت کی اشاعت ہوئی تھی۔ حضرت حسن موسیٰ خانصاحبؓ نے تین ماہ سے بھی کم عرصہ میں یعنی 13 مارچ 1906ء کو وصیت کر کے اس الٰہی نظام میں شمولیت کی توفیق پائی۔

آپ مختلف شہروں میں دورے کر کے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ 1921ء میں آپؓ نے "The Muslim Sunshine" کے نام سے ایک مفید اور دلچسپ رسالہ بھی شائع کیا۔

آپؓ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فارسی زبان میں یہ الہام بھی ہوا تھا کہ ''خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد شُد''۔

آپؓ احمدیت سے وابستہ ہونے کے بعد اگست 1912ء اور پھر 1913ء میں قادیان تشریف لائے اور فروری 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشاد پر واپس آسٹریلیا تشریف لے گئے اور پھر وفات تک یہیں مقیم رہے۔

آپؓ نے 18 اگست 1945ء کو 82 سال کی عمر میں آسٹریلیا میں وفات پائی اور آسٹریلیا کے شہر پرتھ (Perth) کے Karrakatta نامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا کے آٹھ مختلف شہروں میں بڑی فعّال اور مضبوط جماعتیں قائم ہیں۔ سڈنی میں جماعت کے مرکزی سینٹر اور مسجد کا رقبہ 28 ایکڑ ہے۔ دوسرے شہروں Adelaide, Brisbane اور Melbourne میں جماعت کے وسیع و عریض مشن ہاؤسز، جماعتی سینٹر اور قطعات زمین ہیں۔

Brisbane میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی دوسری باقاعدہ مسجد تعمیر ہوئی ہے جس کا افتتاح اسی دورہ کے دوران انشاء اللہ العزیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقیات کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہے۔ الحمدللہ۔

03 اکتوبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت الہدیٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

لندن مرکز اور دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط و رپورٹس روزانہ بذریعہ فیکس موصول ہو رہے ہیں۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دفتری ڈاک اور خطوط و رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ آسٹریلیا

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے انتظامات کا معائنہ تھا۔ پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور کھانا پکانے کا انتظام دیکھا۔ کارکنان نے آلو گوشت کا سالن پکایا ہوا تھا۔ حضور انور نے سالن کا معیار دیکھا اور چیک کیا کہ آلو اور گوشت صحیح طرح گلا ہوا ہے۔ کھانے کا معیار اچھا تھا۔

کارکنان نے ایک کیک بھی تیار کر کے رکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کے مختلف حصّے کئے اور ایک کارکن کو ایک حصّہ عطا فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے اجناس کے سٹور کا معائنہ فرمایا جس میں چاول، دالیں، آئل، پیاز، آلو اور کھانا پکانے کے تعلق میں ضرورت کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کے حصّہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مختلف امور دریافت فرمائے اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کے شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام اور انصار کے سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مختلف اشیاء فروخت کے لئے رکھی گئی ہیں۔

شعبہ MTA نے وسیع پیمانہ پر تصاویر کی نمائش لگائی تھی۔ اِس نمائش کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ MTA کا کام نمائش دکھانا نہیں ہے۔ اِس کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم ہے۔ مرکز میں مخزن تصاویر ہے جو جلسہ کے موقع پر نمائش کا انتظام کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اُسی کو follow کریں جو مرکز کر رہا ہے۔ مخزن تصاویر شعبہ نمائش کا، تصاویر کا اہتمام کرے۔ حضور انور نے فرمایا: تصاویر میں ترتیب بھی مدّنظر ہونی چاہیے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ سے شروع کر کے آہستہ آہستہ آج تک لے آتے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ شہداء کی تصاویر بھی لگا دینی تھیں۔ نمائش میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر کتب و لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ قرآن کریم کے جو تراجم رکھے گئے تھے ان کی تعداد ساٹھ تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو 72 تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے باقی بارہ بھی منگوائیں۔ نیز فرمایا: سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی زبان میں اب دوسری جلد بھی آ گئی ہے وہ بھی منگوائیں۔ حضور انور نے قادیان سے بھی نئی شائع ہونے والی کتب منگوانے کی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ رجسٹریشن، شعبہ سیکیورٹی اور شعبہ پارکنگ کے معائنہ کے بعد مردانہ جلسہ گاہ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام شعبہ جات کے ناظمین اپنے اپنے شعبہ کی تختیوں کے پیچھے کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کارکنان سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا ''آج تقریباً سات سال کے بعد آپ کے جلسہ سالانہ کے معاونین کے سامنے کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہر دن جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو خدمت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے نئے کارکنان واقفین نَو میں سے اب باقاعدہ جماعت کے مستقل کارکن بھی بن چکے ہیں۔ لیکن جلسہ کا انتظام ایسا ہے جس میں بڑی تعداد میں والنٹیئرز پیش ہوتے ہیں اور آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو سالوں سے کام کرتے رہے ہوں گے۔ کچھ نئے شامل ہونے والے ہوں گے۔ جو پرانے کام کرنے والے ہیں ان کو نئے کام کرنے والوں کو پیار اور محبت سے سکھانا چاہیے، بچوں کو تربیت دینی چاہیے، نوجوانوں کو بتانا چاہیے اور جو نئے کام کرنے والے والنٹیئرز بن رہے ہیں بچے ہیں یا نوجوان ہیں بہت سے پاکستان سے بھی آئے ہوں گے ان کو بھی یہاں باقی ملکوں کی طرح کام سیکھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

کوئی بھی کام جو چھوٹے سے چھوٹا کام ہو معمولی کام نہیں ہوتا۔ اس کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہمیشہ پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نئے طریقے نکالنے چاہئیں کہ کس طرح بہتر کر سکتے ہیں تاکہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے مہمان جن کی اکثریت آسٹریلیا سے آنے والوں کی ہے وہ یہاں کے رہنے والے ہیں۔ لیکن اس وقت کیونکہ وہ اس نیت سے آ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی جو اہمیت بیان کی ہے اس میں شامل ہونا ہے۔ اس لئے ان کی مہمان نوازی اور اچھے رنگ میں مہمان نوازی ہر کارکن کا فرض ہے۔

پارکنگ میں کاریں آتی ہیں، خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، ان کو پارکنگ اچھی طرح کروائیں۔ جو سیکیورٹی والے ہیں وہ نظر بے شک سیکیورٹی پر رکھیں لیکن پیار اور نرمی سے آنے والوں سے ڈِیل کریں۔ جو کھانا کھلانے والے ہیں، مہمان جتنی دفعہ بھی کھانا مانگیں اس کو دیں اور یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تم پہلے اتنی دفعہ کھا چکے ہو یا اتنی دفعہ لے چکے ہو۔ بعض لوگوں کا ایک دفعہ کھانا لینے سے صحیح طرح پیٹ نہیں بھرتا۔ دو تین دفعہ بھی لیتے ہیں۔ تو کسی قسم کا ایسا موقع نہیں ہونا چاہیے جس میں کسی کو اپنی سُبکی کا احساس ہو۔

حضور انور نے فرمایا: بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی ڈیوٹی دیتے ہیں، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے، دوسری ڈیوٹیز ہیں اور ہمارے جو غیر از جماعت مہمان جلسوں میں شامل ہوتے ہیں، امید ہے یہاں بھی شامل ہوں گے، وہ اس بات کا بڑا اچھا اثر لے کر جاتے ہیں کہ احمدی کارکنوں میں ایک تو خوش خلقی بڑی اچھی ہے۔ کہیں ماتھے پر بل نہیں آتا۔ ہر ایک خدمت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ چھوٹے بچّے، نوجوان، عورتیں، بڑے سب خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور یہ ایک تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ صرف جلسے کی ڈیوٹیاں دے کر مہمانوں کے لئے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اپنی ڈیوٹی کے جو فرائض آپ انجام دے رہے ہیں ان سے آپ خاموش تبلیغ بھی کر رہے ہوتے ہیں اور افسران اپنے اچھے رویّوں سے اپنے ماتحتوں کی، نوجوانوں کی اور بچوں کی خاموش تربیت بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

پس ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے جلسے صرف تربیتی جلسے نہیں بلکہ تبلیغی جلسے بھی ہیں اور صرف مقررین اور تقریریں کرنے والے ہی تربیتی اور تبلیغی باتیں نہیں کرتے بلکہ ہر کارکن کا ہر عمل تربیت اور تبلیغ میں اپنا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ اِس لئے اس اہمیت کو ہمیشہ اپنے سامنے ہر ایک کو رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو انتظامات میں نے دیکھے ہیں کافی وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت بہتر رنگ میں کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ کے ذمّہ جو فرائض کئے گئے ہیں ان کو احسن رنگ میں انجام دے سکیں۔ اب دعا کر لیں۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA کے کیبن میں تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کھانے والی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ناظمین اور جملہ معاونین، کارکنان اپنے آقا کے ساتھ ریفریشمنٹ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

یہاں سے چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 218 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

BlackTown, (سڈنی)، Mount Druitt
Adelaide, Tasmania۔

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Adelaide شہر سے آنے والی فیملیز جو بذریعہ سڑک آئیں وہ 21 گھنٹے کا سفر کر کے سڈنی پہنچیں تھیں۔ علاوہ ازیں جاپان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور طلباء و طالبات نے اپنے آقا سے قلم حاصل کئے اور حضور انور نے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والوں میں ایڈیلیڈ (Adelaide) سے آنے والی فیملیز میں بعض شہداء کی فیملیز تھیں اور بعض اسیران اور ان کی فیملیز تھیں۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی وطن میں، اپنے ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے۔ ان کے پیارے ان سے چھین لئے گئے تھے۔ امن وسکون سے رہنے کے لئے اپنے گھر بار اور عزیزوں اقارب کو چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں، انتہائی دور دنیا کے ایک دوسرے کونے میں آ بسے تھے اور آج ان میں سے بہت سے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انہیں بہت پیار اور ڈھیروں دعائیں ملیں۔ ان کے دل تسکین سے بھر گئے۔ ہر ایک بیحد خوش تھا کہ آج زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کا قرب نصیب ہوا۔ قرب کی یہ چند ساعتیں ہمارے لئے زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ دنیا کے اس دور دراز ملک میں اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

'ڈیلی ٹیلیگراف' میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

اخبار "Daily Telegraph" کے نمائندے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو دو اکتوبر 2013ء کو لیا تھا اگلے روز تین اکتوبر کو اس انٹرویو کے بعض حصّے اِس اخبار نے شائع کئے۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

DailyTelegraph
MtDruitt-StMarys
Standard
03 اکتوبر 2013ء

Pope کی طرح کے ایک مسلمان لیڈر کا کہنا ہے کہ سیریا کا عدم استحکام دنیا کے دیگر علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

احمدیوں کے خلیفہ، مرزا مسرور احمد آجکل آسٹریلیا میں ہیں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار احمدیہ کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

اس ہفتہ Mt Druitt Standard نے ان سے رابطہ کیا اور ان کے خیالات، عالمی معاملات اور مسلم ثقافت پر بات کی۔

سیریا کے متعلق بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا: 'دونوں فریقین یعنی حکومت اور عوام، کو تہذیب کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آزاد گروپس مثلاً القاعدہ اور طالبان نے ملک کا تقریباً 70 فیصد حصہ تباہ کر دیا ہے۔ ملک میں خوف کی فضا ہے۔ اس پورے خطہ کے امن کو خطرہ ہے اور اندیشہ ہے کہ یہ بدامنی تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔'

Marsden Park مسجد کے دورہ کے دوران خلیفۃ المسیح ہر فیملی کو تین منٹ کا وقت دیں گے جس میں آپ ان افراد سے ان کے حالات دریافت کریں گے اور ان کو محبت، ہم آہنگی اور امن کا پیغام دیں گے۔ اندازہ ہے کہ اس ویک اینڈ پر 4000 سے زائد مسلمان خلیفۃ المسیح سے ملاقات یا ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے Marsden Park مسجد میں اکٹھے ہوں گے۔

MarsdenPark احمدیہ کمیونٹی کے ایک مقامی ممبر مرزا شریف نے کہا کہ حضور انور کا یہ دورہ ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس نے کہا 'فیملیاں خلیفہ کے ساتھ تین تین منٹ گزاریں گی اور اپنے مسائل کے بارے میں رہنمائی لیں گی۔'

'ہمارے مذہب میں ان کا مقام Pope جیسا ہے، ان کا انتخاب بھی Pope ہی کی طرح ہوتا ہے اور ہماری جماعت دنیا کی واحد مسلم جماعت ہے جس کا ایک لیڈر ہے۔'

عزت مآب خلیفہ نے کہا کہ وہ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں، ان کا مقصد افرادِ جماعت سے ملنا، ان کی پیش رفت دیکھنا اور کاموں کا جائزہ ہوتا ہے۔'

امن قائم کرنے کے لئے ممبران کو یہ نصیحت کی کہ آپس میں ایک دوسرے سے احترام سے پیش آئیں۔ خلیفہ نے کہا 'ہم سب خدا کی مخلوق ہیں اور خدا اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اچھا برتاؤ رکھنا چاہئے۔'

خلیفہ نے بتایا کہ جب 2003ء میں وہ بطور سربراہ احمدیہ مسلم جماعت منتخب ہوئے تو آخری منٹ تک انہیں اس بات کا علم نہ تھا۔ حالانکہ 27 سال کی عمر میں آپ جماعت کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے۔

خلیفہ نے بتایا کہ: 'Pope کے انتخاب کی طرح ہی انتخاب ہوا۔ کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ کونسا نام پیش کیا گیا ہے، ایک مجلسِ انتخاب ہوتی ہے جس میں مختلف ممالک کے جماعتی سربراہان، مبلغین اور اعلیٰ جماعتی عہدیداران ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں'۔

خلیفہ کے انتخاب کے وقت آپ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے۔

4 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 29ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے اس جلسہ کا افتتاح ہو رہا تھا۔

آسٹریلیا کی سرزمین پر یہ دوسرا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی تھی۔

پرچم کشائی

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا نے آسٹریلیا کا قومی پرچم لہرایا۔ (مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا اپنی طبیعت کی خرابی کے باعث اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے)۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے موقع پر احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ پرچم لہرانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔

خطبہ جمعہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔

آج کا یہ بہت مبارک دن جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں کئی لحاظ سے ایک تاریخی دن تھا۔ برّاعظم آسٹریلیا کی سرزمین پر یہ دوسرا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے اور آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ آسٹریلیا کی سرزمین سے دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ دنیا کے اس دُور کے خطۂ زمین سے MTA کی Live نشریات MTA کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مردانہ جلسہ گاہ میں ایک بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے تقریباً سات سال بعد یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی۔ جب پہلا جلسہ آج سے 123 سال پہلے منعقد ہوا تھا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے۔ آج یہ جلسے دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتے ہیں جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دنیا میں جلسوں کے انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان سے پیشگوئی کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان **واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم** کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ ''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے'' صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہا ہے۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لئے یہ جلسوں کے انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہے۔ کہ وہ جلسہ جو صرف 123 سال پہلے قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں منعقد ہوا تھا، آج دنیا کے تمام براعظموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ دنیا کے اُس برّاعظم میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اُس ملک کے بڑے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو وہاں سے ہزاروں میل دور ہے۔ اور ہزاروں مرد و خواتین اور بچے اس میں شامل ہیں۔ اور یہی جلسہ تقریباً ایک مہینہ پہلے بڑی شان کے ساتھ دنیا کے اُس ملک کے دارالحکومت میں منعقد ہوا جس نے ایک لمبا عرصہ ہندوستان پر حکومت کی اور جس کے بعض افسران اور پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مقدمے بھی کروائے۔ آپ علیہ السلام کو عدالتوں میں بھی کھینچا۔ لیکن آج اُس ملک کی حکومت کے افسران اور لیڈر حتیٰ کہ اُس ملک کے پادری بھی اس اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام دنیا کی قوموں اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کا پیغام ہے۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے اور اس پیغام کو دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اسی طرح امریکہ جو دنیا کی بڑی طاقت سمجھی جاتی ہے، اُس کے اربابِ حکومت بھی ہمارے جلسہ میں آ کر یا اپنے پیغام کے ذریعہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کے حقیقی پیغام کا ہمیں جماعت احمدیہ سے پتا چلا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائیدِ حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے، اسلام کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے۔ اسلام کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس زمانے میں جب غیر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ اسلام کی خوبصورتی کا اقرار کرتے ہیں، جو حقیقی اسلام ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہے تو کیا ایک احمدی کو بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہونا چاہئے؟ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جاؤ۔ بھائی چارے میں ایک مثال قائم کرو۔ انکسار اور عاجزی پیدا کرو۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے‘‘۔

پس یہ بہت بڑے کام ہیں ایک احمدی کے کرنے کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں اور مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اب احمدی ہونے کے بعد ان باتوں اور ان چیزوں اور اُن توقعات کی تلاش کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ یہ جلسہ کے تین دن کیونکہ اجتماعی طور پر روحانی ماحول کے دن ہیں اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر تلاش کر کے اور یہاں کے پروگراموں سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں ایک حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوت و طاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ نفسِ امّارہ نفس کی ایسی حالت کو کہتے ہیں جو بار بار بدی کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے کی بجائے شیطان نے جو دنیا میں بے حیائی پھیلائی ہوئی ہے اُس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ برائیوں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے‘‘۔

فرمایا کہ یہی انسان کا شیطان ہے جو تمہیں ہر وقت بہکاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ یہ انسانی قوتیں جو انسان کو ورغلاتی رہتی ہیں، اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ فرمایا کہ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ بعض انسانوں کو اپنے علم پر اور اپنی عقل پر بڑا ناز ہوتا ہے اور یہ ناز ہی اُن کو شیطان بنا دیتا ہے اور یہی علم اور عقل ہی شیطان بن جاتا ہے۔ متقی کا کام اُن کو اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے، یعنی اپنی ان طاقتوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں، ٹھیک کرنا ہوگا، صحیح موقعوں پر اور انصاف کے ساتھ استعمال کرنا ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ تقویٰ ہے‘‘۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی روبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بیعت میں آ کر بھی اگر پاک تبدیلیاں نہ ہوں تو وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے بیعت کی گئی ہے۔ پھر ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے، تقویٰ کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن ایک طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلبِ صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسبِ طریق ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کے 25 اکتوبر 2013ء کے شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اور عنقریب اخبار بدر میں شائع ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

............☆☆☆............

آج نماز جمعہ میں آسٹریلیا کی تمام جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت اور خواتین کے علاوہ بیرونی ممالک انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برما، کینیڈا، فجی، سنگاپور، ڈنمارک، پاپوانیوگنی، برونائی، جرمنی، گھانا، انڈیا، جاپان، ملائشیا، ماریشس، نیوزی لینڈ، ناروے، پاکستان، سیرالیون، سالومن آئی لینڈز، تنزانیہ، یوکے، امریکہ، Vanuatu سے آنے والے احباب بھی شامل ہوئے۔ جمعہ کی مجموعی حاضری ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آج کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ اس برّاعظم سے ساری دنیا میں نشر ہوا۔

جماعت احمدیہ کا مرکزی سینٹر اور مسجد بیت الہدیٰ سڈنی شہر سے قریباً 50 کلومیٹر باہر ہے۔ یہاں سے MTA کی نشریات کے لئے سب سے پہلے لوکل Intel Sat 19 پر لنک کیا گیا۔ اس کے بعد ’’سڈنی ٹیلی پورٹ‘‘ نے یہ سگنل وصول کیا۔

پھر سڈنی ٹیلی پورٹ نے یہ سگنل فائبر کیبل (Fibre Cable) کے ذریعہ لندن یوکے میں BT ٹاور تک پہنچایا۔ پھر BT ٹاور یوکے سے ٹیلی پورٹ (جو کہ مانچسٹر یوکے میں ہے) نے اس سگنل کو وصول کیا۔

ٹیلی پورٹ مانچسٹر نے یہ سگنل وصول کرنے کے بعد، لوکل یورپین سیٹلائٹ Eutel Sat Eta پر uplink کیا۔ پھر اس یورپین سیٹلائٹ سے MTA انٹرنیشنل نے مسجد فضل لندن میں اس سگنل کو وصول کیا۔ پھر MTA نے قریباً بارہ مختلف سیٹلائٹس کے ذریعہ ان نشریات کو ساری دنیا تک پہنچایا۔ اور یوں آسٹریلیا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کی آواز دنیا کے ہر برّاعظم اور ہر ملک میں پہنچی اور اس طرح دنیا کے ہر ملک کی جماعتوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ Live سنا۔

میڈیا کے نمائندوں کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل آسٹریلیا کے نیشنل ریڈیو ABC اور نیشنل ٹیلی ویژن ABC کے نمائندہ جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ یہ نیشنل ریڈیو اور نیشنل T.V. صرف ملک آسٹریلیا میں ہی نہیں بلکہ سارے ایشین پیسیفک (Asian-Picific) میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔

❁... نمائندہ جرنلسٹ Bill Birtles نے سوال کیا کہ آسٹریلیا میں احمدیہ کمیونٹی ابھی بہت زیادہ معروف نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر مَیں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کمیونٹی بہت بڑی نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ اِن کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہاں ان کو ایسے پروگرام بنانے چاہئیں جس سے یہ سوسائٹی میں زیادہ معروف ہوں اور سوسائٹی کو ان کا پتہ چلے۔ حضور انور نے فرمایا مثلاً چیرٹی واک ہے۔ جن ممالک میں ہمارے احمدی نوجوانوں نے یہ پروگرام بنایا ہے اور بہت بڑی رقوم اکٹھی کر کے مختلف چیرٹیز میں تقسیم کی ہیں وہاں جماعت کا مختلف حلقوں میں بہت زیادہ تعارف ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں ہمارے نوجوانوں نے مسلم فار لائف (Muslim for Life) کے نام سے ایک پروگرام آرگنائز کیا تھا اور بارہ ہزار خون کے بیگ جمع کر کے حکومت کے ہسپتالوں میں دیئے تھے۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں جماعت کا غیر معمولی تعارف ہوا۔ اس بارہ میں اخبارات نے آرٹیکل لکھے کہ احمدیہ کمیونٹی بڑی پُرامن ہے اور اعلیٰ اقدار رکھنے والی ہے اور قانون کی پابندی کرنے والی ہے اور اپنے وطن سے محبت کرنے والی ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو اس قسم کے پروگرام جب یہاں آسٹریلیا میں ہوں گے تو ہماری کمیونٹی زیادہ معروف ہوگی۔

❁... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔** اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا یہاں آنے کا بڑا مقصد اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملنا ہے۔ ان کے مسائل دیکھنا ہے اور پھر ان کی راہنمائی کرنی ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر مجھے موقع ملے تو مَیں سوسائٹی کو امن کا پیغام دوں اور ملک کو امن کا پیغام دوں اور ملک کے سرکردہ لیڈروں کو بتاؤں کہ ہم کس طرح امن قائم کر سکتے ہیں اور یہ کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس سے دنیا میں مزید تباہی آئے۔

❁... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ سیریا کے حالات کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب سیریا کا معاملہ شروع ہوا تھا تو مَیں نے دو سال قبل اپنے خطبہ جمعہ میں سیریا حکومت کو اور ساتھ دوسری حکومتوں کو نصائح کی تھیں کہ پُرامن طریق سے اس معاملہ کو حل کریں اور آپس میں بیٹھ کر انصاف اور عدل کے ساتھ اس معاملہ کا حل نکالیں۔

اب پھر دو تین ہفتہ قبل مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ پر اور سیریا کے موجودہ حالات پر بات کی تھی اور واضح طور پر بتایا تھا کہ سیریا کا معاملہ اُس وقت تک حل نہیں ہو سکتا اور یہاں امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ دونوں فریق باہمی رواداری کا مظاہرہ نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرا یہ خطبہ سات آٹھ زبانوں میں ٹرانسلیٹ (Translate) ہوتا ہے اور MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ اور بعض دوسرے ذرائع سے احمدی احباب کے علاوہ دوسرے لوگ بھی سنتے ہیں۔

پس اب یہ ضروری ہے کہ سیریا میں دونوں پارٹیز، حکومت اور مخالفین آپس میں مہذّبانہ طریق سے اس معاملہ کو طے کریں تا کہ ملک کا امن تباہ نہ ہو۔ یہ صرف اپنے ملک کا امن تباہ نہیں کر رہے بلکہ اپنے سارے ریجن کا امن تباہ کر رہے ہیں۔ اس تباہی کا اثر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی ہوگا اور سب کا امن تباہ ہوگا جس کے نتیجہ میں تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

❁... **اس سوال پر کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پرسی کیوشن (Persecution) کا سامنا کر رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا، پھر

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے اس قانون میں مزید سختیاں کیں اور ہمارے خلاف مزید قوانین بنائے اور تمام بنیادی حقوق سے ہمیں محروم کردیا گیا۔ اگر ہم السلام علیکم کہیں تو اس پر جرمانہ کے علاوہ تین سال قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں یا قرآن کریم کی کوئی آیت لکھیں، عام مسلمانوں کی طرح عمل کریں تو سزا ملے گی۔

جب سے یہ قوانین بنے ہیں اُس وقت سے دوسرے مسلمانوں کو کھلی چھٹی ہے وہ احمدیوں کے خلاف جو چاہیں کرتے ہیں۔ اگرچہ مولویوں کو پاکستان میں پولیٹیکل پاور نہیں ہے لیکن اس کو سٹریٹ پاور حاصل ہے جس کی وجہ سے یہ اپنی بات منواتا ہے اور انتہائی ظلم کرتے ہوئے سراسر جھوٹے الزام ہم پر لگاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 2010ء میں لاہور میں ہماری دو مساجد پر حملہ ہوا اور نوّے کے قریب لوگ شہید ہوئے۔ سینکڑوں زخمی ہوئے اور احمدیوں پر یہ حملوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور ہر ہفتہ مجھے احمدیوں کی شہادت کی خبریں ملتی ہیں۔ ابھی گزشتہ دو تین ہفتوں میں کراچی میں ہی تین احمدیوں کو شہید کیا گیا ہے۔ پس احمدیوں پر یہ ظلم اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتا جب تک کہ یہ قانون ختم نہ ہو۔

بنگلہ دیش میں پرسی کیوشن کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہاں بھی انتہا پسند مُلّاں ہمارے خلاف ہیں۔ لیکن حکومت مُلّاں کا ساتھ نہیں دیتی۔ حکومت ہمارے خلاف نہیں ہے۔

انڈونیشیا کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا کے بعض علاقوں میں مقامی ایڈمنسٹریشن ہمارے خلاف ہے۔ جب انتہا پسند مسلمانوں کو موقع ملتا ہے تو احمدیوں پر حملے کئے جاتے ہیں، مساجد پر پتھراؤ ہوتا ہے، توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور آگ لگائی جاتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں ایک ہی جگہ تین احمدیوں کو بڑی بے رحمی سے مار مار کر شہید کردیا گیا تھا۔

۞ ... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ گزشتہ سال امریکہ میں اسلام کے مخالف ایک فلم بنائی گئی تھی جس پر بعض مسلمان گروپس کی طرف سے توڑ پھوڑ اور فساد کے رنگ میں ردّعمل ظاہر ہوا تھا۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے اس فلم کو کلیۃً ردّ کیا تھا اور جو مسلمانوں کا اس کے خلاف، اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر ردّعمل تھا، مَیں نے اُسے بھی ناپسند اور Condemn کیا تھا۔ مَیں نے اُس وقت اپنے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ اس فلم کو ناپسند کرنے کے لئے جس طریق پر ردّعمل کا اظہار کیا جارہا ہے وہ درست طریق نہیں ہے۔ اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت، آپؐ کے اعلیٰ کردار کو دنیا کے سامنے رکھیں اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے رکھیں۔ پس یہ وہ ردّعمل ہے جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ بعض مسلمانوں نے اسلامی تعلیم کے مخالف جو ردّعمل دکھایا ہے اس کا اِس اسلامی تعلیم سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔

۞ ... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں مسلم سوسائٹی کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ حضور اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر مسلمان اسلام کی سچی اور حقیقی اور پُرامن تعلیم پر عمل کریں تو پھر اُن کے لئے مغربی معاشرہ اور سوسائٹی میں مدغم ہونے کے لئے کسی قسم کی کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لئے ہے اور تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ اگر کہیں بھی اس کی مخلوق کے حقوق چھینیں جائیں تو یہ بات خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ پس ایک سچے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ معاشرہ میں امن، محبت اور بھائی چارہ اور رواداری کو فروغ دے۔ اِن ملکوں میں رہنے والے مسلمان اگر اس طریق پر چلیں گے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل کریں گے تو پھر ان کو کسی بھی قسم کی مشکل یا چیلنجز کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

۞ ... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان ممالک کے پاس تو کوئی ہتھیار کی انڈسٹری نہیں ہے۔ یہ اسلحہ دوسرے ممالک سے حاصل کررہے ہیں۔ ایسٹرن یورپ یا بعض دوسرے ممالک سے یہ اسلحہ حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کنٹرول کرسکتے ہیں تو کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو انتہا پسند اور دہشتگرد ہیں ان کے پاس تو کوئی Oil Money نہیں ہے۔ ان کو کہیں سے پیسہ ملتا ہے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ سیاستدانوں سے یہی کہتا ہوں کہ آپ ان کو کنٹرول کرسکتے ہیں۔ ان کو کنٹرول کریں۔

یہ انٹرویو چھ بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور احباب کی انفرادی طور پر ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 41 فیملیز کے 182 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جماعت ایڈیلیڈ سے آئی تھیں۔ جن فیملیز نے بذریعہ سڑک سفر کیا وہ 1375 کلومیٹر کا فاصلہ 21 گھنٹے میں طے کرکے پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ آج ملک فجی سے آنے والی ایک فیملی اور انڈونیشیا سے آنے والی پانچ فیملیز کے 23 افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ لوگ پہلے سنگاپور آئے اور پھر وہاں سے بذریعہ جہاز لمبا سفر طے کرکے محض اس لئے جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شامل ہونے کے لئے آئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شرکت فرمارہے ہیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 15 منٹ تک جاری رہا۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا ان دنوں اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت امیر صاحب آسٹریلیا کے رہائشی حصہ میں عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر ۲۰۱۳)

مہمانان کرام جلسہ سالانہ قادیان متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ:

۞۔ جلسہ سالانہ کے پاس فیملی رہائش کیلئے محدود انتظام ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کی طرف سے علیحدہ کمرہ الاٹ کئے جانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے ہر مطالبہ پورا کیا جانا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعتی طور پر مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ رہائش کا انتظام ہوتا ہے۔ مہمانان کرام کو اس کے مطابق تیاری کرکے آنا چاہیئے۔

۞۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں سخت سردی کا موسم ہوتا ہے۔ حسب سابق گرم پارچات اور بستر ساتھ لیکر آنا چاہیئے۔

۞۔ اکثر مہمانان کرام جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ریزرویشن کروا چکے ہوں گے یا قادیان آنے کا پروگرام طے کرچکے ہوں گے۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی واپسی ریلوے کی ٹکٹ بُک کروا کر آئیں، دفتر شعبہ ریلوے ریزرویشن کی طرف سے اس بار Tatkal ٹکٹ کی سہولت مہیا کیا جانا ممکن نہیں ہے۔

۞۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب سے درخواست ہے کہ اپنی آمد کی اطلاع قبل از وقت دفتر جلسہ سالانہ کو تحریری طور پر بھجوائیں تا قیام وطعام کا انتظام بآسانی ہوسکے۔

۞۔ جملہ مہمانان کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنا رجسٹریشن کارڈ ضرور ساتھ لے کر آئیں اور قادیان پہنچ کر سب سے پہلے رجسٹریشن آفس میں کارڈ کو درج کروائیں۔ جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین۔

۞۔ دفتر جلسہ سالانہ کے فون، فیکس، اور ای میل اس طرح ہیں:۔

Ph.:01872-221614, 224777, Fax: 01872-224301

(M) 09815711589, 07696669462

E-mail: jalsasalanaqadian@gmail.com

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر

1800 3010 2131

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

صومالیہ کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔ کہتے ہیں میں نے ایک ایک لفظ آپ کا انہاک سے سنا اور بڑا اثر ہوا۔ کویت کے ایک غالب جابر صاحب تھے وہاں۔ کہتے ہیں کہ عرب سپرنگ کے بارے میں تجزیے سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور یہ خطاب جو آپ نے کیا، کافی نڈر لگے، لیکن جو کچھ بھی آپ نے کہا وہ بالکل سچائی پر مبنی تھا۔ میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تجزیہ اس قدر مکمل اور واضح ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر نیوزی لینڈ گئے وہاں ''بیت المقیت'' کا افتتاح بھی ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہاں کے بادشاہ نے ہمیں استقبالیہ بھی پیش کیا۔ جماعت کی طرف سے ان کو ماؤری زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا اس کے بعد پھر ہم جاپان گئے۔ جاپان میں بھی ایک reception تھی نا گویا میں۔ اس میں بھی 117 مہمان شامل ہوئے، جس میں کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر، کانگرس مین، میئر تھے نا گویا کے، صوبائی پارٹی کے ممبر تھے، شنٹو ازم اور بدھ ازم کے نمائندے تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے چودہ پروفیسر تھے، وکلاء تھے، مختلف تنظیموں سے تعلق رکھنے والے مہمان تھے۔ جو Mr Yoshiaki جو کمیونسٹ پارٹی لیڈر ہیں اور ممبر سٹی پارلیمنٹ ہیں۔ متأثرین کے کیمپ کے انچارج بھی ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے وہاں آئے تھے reception میں، اور کہنے لگے کہ 2011ء میں زلزلہ اور سونامی کے بعد انسانیت کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات ہمارے لئے ناقابلِ فراموش ہیں۔ میں اس بات پر اظہارِ تشکر کے لئے حاضر ہوا ہوں تا کہ اس جماعت اور تنظیم کے سربراہ کو ذاتی طور پر مل سکوں اور یہ بتا سکوں کہ آپ کی جماعت اور ماننے والے آپ کی تعلیمات پر چلتے ہوئے، آپ کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے انسانیت سے ہمدردی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے خدمتِ انسانیت کے کاموں میں مصروف ہیں۔ پھر کہتے ہیں میں نے یہ خطاب سنا اور یقین پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات ہی دنیا کے امن کا راز ہیں ان میں ہی دنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے۔ پس اگر حقیقی اسلامی تعلیم بتائی جائے دنیا کو تو ہر شریف الطبع کو یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ امن اسلام سے ہی وابستہ ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دہشت گرد اور وہ لیڈر جو اپنی طاقت پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور غلط کام کر رہے ہیں اُن کو بھی اس بات کی سمجھ آ جائے۔

ایک مشہور وکیل ہیں وہ آئے ہوئے تھے اپنے تأثرات دیتے ہوئے کہنے لگے کہ میں دل کی گہرائیوں سے اپنی محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ 1951ء کی سان فرانسسکو میں ہونے والی کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم الشان تقریر نے اس تعلق کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا، یعنی جاپان سے تعلق جو ہے کہ جاپان سے عدل اور جاپان کا امن دنیا کے لئے بہت اہم ہے، کیونکہ مستقبل میں جاپان عالمی امن اور عالمی سیاست میں اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔ اُس وقت جاپان کے ساتھ کچھ ایسا سلوک ہو رہا تھا جس پر کانفرنس میں جو سان فرانسسکو میں ہوئی، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جاپان کے حق میں بہت تقریر کی تھی، اُس کا انہوں نے اظہار کیا کہ اس وجہ سے پھر لوگوں پر اثر ہوا اور ہمارے سے رویہ تبدیل ہوا۔ اور اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ اور اس قدر کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارے تعلق ہیں اور جماعت احمدیہ کے اس تعلق کو مضبوط رکھنا چاہتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اُس شخصیت کی آج اپنے ملک میں وہ قدر نہیں جہاں وہ وزیرِ خارجہ رہے اور جماعت کے، سکولوں کے کورس میں پرائمری سکول میں تاریخ میں پہلے وزیرِ خارجہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ اب وہاں سے نکال دیا گیا ہے اور پہلے وزیرِ خارجہ کسی اور کو بنا کے ایک غلط قسم کی تاریخ اب بچوں میں پڑھائی جا رہی ہے۔

پھر کہتے ہیں جاپان میں آنے والے زلزلوں اور سونامی کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات ہمارے لئے ناقابلِ فراموش ہے۔ افرادِ جماعت احمدیہ کا کردار اور مزاج اور جس ملک میں رہتے ہیں اُس کی خدمت کا جذبہ اس جماعت کو ساری دنیا میں ممتاز بناتا ہے۔ پس یہ وہ اہم چیز ہے جسے ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

پھر کہتے ہیں کہ آج ہم نے اسلام کا ایک خوبصورت چہرہ دیکھا ہے۔ اور اس یقین پر پہنچے ہیں کہ اگر دنیا کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہی ہے جس کا ایک امام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر علاقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا جو تعارف کروا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو دنیا کو پتا لگ رہا ہے، اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم جو پیش ہو رہی ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جو ارشاد ہے، اس کے مطابق ہے کہ یہ زمانہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے اور یہ جو میڈیا کوریج دیتا ہے اور اتنا زیادہ ہماری کوششوں سے بڑھ کر، یہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اس بات پر۔ ہمارے لئے تو ایسا ممکن نہیں تھا کہ اتنے وسیع طور پر نہ صرف ان چار ممالک میں بلکہ ان کے ذریعہ باقی چھیالیس ممالک میں بھی جس میں پاکستان بھی شامل ہے، کیونکہ وہاں سے بھی مجھے ایک خبر آئی تھی کہ جو انٹرویو شائع ہوا تھا اُس کے حوالے سے۔ ان چھیالیس ممالک میں احمدیت کا اور اسلام کا تعارف پہنچا اور پیغام پہنچا۔ پس اگر عقل ہو تو یہی ایک بات جو ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند رحیم و کریم نے محض فضل و کرم سے اُن تمام امور سے اس عاجز کو وافر حصہ دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مأمور کیا، بلکہ یہ تمام نشان دیئے جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدا تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرے، تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُن کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

پیس سمپوزیم بنگلور

الحمدللہ جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام ایک نہایت پُروقار پیس سمپوزیم کا انعقاد ۲۶ راکتوبر ۲۰۱۳ بروز ہفتہ فور سٹار ہوٹل اٹریا میں کیا گیا۔ اس موقع پر تیس IAS, IPS افسران کو دعوت دی گئی اور ان کے ساتھ گفتگو کا موقع ملا۔ پیس سمپوزیم میں مرکرہ، شموگہ، رائن ہلی، گلبرگہ سے افراد جماعت نے شمولیت کی۔ گیارہ بجے صبح پروگرام کا آغاز ہوا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ مکرم کے جے جارج صاحب ہوم منسٹر آف کرناٹک مہمان خصوصی تھے۔ جناب رام لنگا ریڈی ٹرانسپورٹ منسٹر کرناٹک اعزازی مہمان رہے۔ مکرم ایم بی ناصر احمد صاحب سیکرٹری جائداد بنگلور نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مع ترجمہ کی۔ مکرم جے ایم شریف صاحب آف مرکرہ نے کنڑا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم اشرف خان صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ''بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں'' پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب سابق امیر جماعت بنگلور نے انگریزی زبان میں تقریر Message of Peace from Hazrat Mirza Masroor Ahmad کی۔

موصوف کی تقریر کے بعد ایک ڈاکومنٹری پروجیکٹر کے ذریعہ دکھائی گئی۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی جھلکیاں دکھائی گئیں، جو حضور انور نے مختلف ممالک کی پارلیمنٹ میں دیئے۔ پریس کلب چیئرمین محترم پی رام کرشنا اپادھیائے نے حضور انور کی کتاب World Crisess ریلیز کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں کتاب کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد سکھ مذہب کے نمائندہ مکرم جسبیر سنگھ ڈھوڈی نے امن کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم کے کے بدرالدین صاحب نے کنڑا زبان میں خطاب فرمایا۔ اس موقع پر مشہور مصنف Gyanpeeth Padma Bhushan U.R Ananthmurthi نے اپنا ویڈیو پیغام بھیجا۔ بعد ازاں ہوم منسٹر نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ بعد ازاں ہندو مذہب کے نمائندہ جناب سوامی رامتمند انے حاضرین سے خطاب کیا۔ اسی طرح عیسائی مذہب کے نمائندہ جناب رانی پرابھو جے ایس نے امن کے موضوع پر خطاب کیا محترم رام لنگا ریڈی ٹرانسپورٹ منسٹر آف کرناٹک نے بھی پروگرام کو سراہا۔ پروگرام کی آخری تقریر مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے کی۔ موصوف نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر روشنی ڈالی نیز بتایا کہ آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو قیام امن کیلئے کوشش کر رہی ہے۔ بعد ازاں خاکسار نے اختتامی خطاب کیا اور حضور انور کے امن کے موضوع پر خطابات سے اقتباس پڑھ کر سنائے نیز حاضرین کا شکریہ ادا کیا دُعا کے ساتھ یہ امن کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اس پروگرام میں گاندھی پیس فونڈیشن کے ممبر، مہابدھ سوسائٹی کے نمائندے، سابق جج اور ہیومن رائٹ کے چیئرمین وائس چانسلر آف یونیورسٹی، HOD کنڑا ساہتہ اکاڈمی کے ممبر، مشہور ڈاکٹر، وکلا، انجینئرز، سوشل ورکرز انٹیلی جنس کے نمائندے، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے جرنلسٹ شامل ہوئے۔

تمام حاضرین کو حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائسس تحفہ کے طور پر دی گئی، سب احباب نے جماعت کے پروگرام اور انتظامات کی تعریف کی۔ اس پروگرام کی خبریں بنگلور کے ۱۸ اخبارات اور ۳ ٹی وی چینلوں میں نشر ہوئیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے ثمر آور نتائج ظاہر فرمائے اور نیک روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مصدق احمد۔ امیر جماعت احمدیہ بنگلور)

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

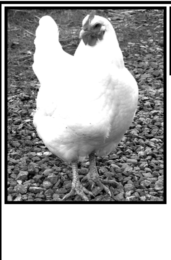
SINDHI BROTHERS MEAT SHOP
بکرا و مرغا

قربانی صدقہ اور شادی پارٹی کیلئے حلال گوشت دستیاب ہے
Prop. Tariq Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 28 Nov. 2013 Issue No.48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

’’جماعت احمدیہ کے امام اور اُن کی تعلیمات میں ہی دُنیا کے امن کا راز چھپا ہوا ہے‘‘

آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، سنگاپور، جاپان کے دورے میں خدا تعالیٰ کے افضال و برکات کے نزول کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 رنومبر 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، گزشتہ چند ہفتے میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور سنگاپور، جاپان وغیرہ کے دورے پر رہا ہوں۔ جیسا کہ عموماً میرا طریق ہے۔ دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوتی ہے واپس آ کر اُس کا ذکر کیا کرتا ہوں۔ سو آج مختصراً یہ ذکر آپ کے سامنے کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اس کی انتہا جاننا تو ممکن نہیں کیونکہ جب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم فضلوں کی حدوں کو چھونے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فوراً ہی ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے، ہماری اس غلط فہمی کو دور کر دیتا ہے کہ جن باتوں کو تم بیشمار فضل سمجھتے ہو، یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ اب میں تمہیں ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار اور اُس کی انتہا جاننا انسانی بس سے باہر ہے۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا سلسلہ ہر موڑ پر کھڑا ہمیں ایک اور خوشخبری سنا رہا ہو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں اور جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ فضلوں کی انتہا کا ذکر تو دور کی بات ہے، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس فضل کو لے کر بات شروع کروں۔ بہر حال ایک خلاصہ میں پیش کروں گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جو ان سات ہفتوں کے دوران سفر میں ہمیں نظر آئے۔

حضور انور نے فرمایا بعض باتوں کی تصویر کھینچنا، تصویر کشی کرنا اور بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ چہروں کے تأثرات جو غیر جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کرتے ہیں، اُن کا سو فیصد بیان نہ میں کر سکتا ہوں، نہ کوئی اور کر سکتا ہے۔ ہاں ایم۔ ٹی۔ اے پر کچھ حد تک یہ دیکھے جا سکتے ہیں، کچھ شاید آ بھی گئے ہوں۔ انگریزی دان طبقے کے لئے پریس ڈیسک نے اس دفعہ اچھا انتظام کیا ہوا تھا اور دورے کے مختلف جو خاص اہم مواقع تھے اُن کی خبر دنیا کے احمدیوں تک پہنچتی رہی ہے۔ بہر حال ہر دورہ اور ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کے شکر کے مضمون کی نئی آگاہی دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ بہر حال اب اس تمہید کے بعد میں حالاتِ سفر اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں۔

ہمارے دورے کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ یہ دورہ تقریباً دس دن کا تھا اور اس میں انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، پاپوا نیوگنی، میانمار سے آنے والے احمدیوں اور وفود سے ملاقات ہوئی۔ انڈونیشیا سے تقریباً اڑھائی ہزار کی تعداد میں احمدی آئے ہوئے تھے اور یہ سب احمدی کوئی ایسے اچھے کھاتے پیتے نہیں تھے اکثر ان میں سے، لیکن وفا اور اخلاص سے پُر تھے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی تھے جو بڑے عرصے سے تقریباً ایک سال سے گھر سے بے گھر ہیں۔ اُن کو اُن کے گھروں سے وہاں کے رہنے والوں نے نکال دیا ہے اور عارضی shelter میں رہ رہے ہیں لیکن اپنے ایمان کو قربان نہیں کیا ہے۔

انڈونیشیا میں بھی ایک پروگرام تھا، reception کا، جس میں انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت بھی شامل تھے، جن میں پروفیسر بھی تھے، سکالرز بھی تھے، سیاستدان بھی تھے۔ بعض پڑھا لکھا طبقہ تھا اُن میں سے، جرنلسٹ بھی تھے، دو اخباروں کے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے انٹرویو لیا اور جماعت کے بارے میں تعارف اور جو کچھ وہاں ہو رہا ہے، جماعت کے ساتھ، اُس کے بارے میں کچھ باتیں ہوئیں اُن سے، جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب شامل ہوئے، اُن میں جیسا کہ میں نے کہا، غیر از جماعت تھے، ان کی تعداد اڑتالیس افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں یونیورسٹی کے پروفیسر، سابق ممبر پارلیمنٹ، مذہبی جماعت ایک ’’نہجۃ العلماء‘‘ کے آٹھ نمائندگان بھی اس میں شامل ہوئے اور اُن میں سے ایک پروفیسر یونیورسٹی میں ہیں، جو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے لیکچر سننے کے بعد، جو تھوڑا سا مختصر خطاب تھا کہ انڈونیشیا آ کے ہماری یونیورسٹی میں ہم arrange کرتے ہیں، وہاں بھی لیکچر دیں۔ میں نے کہا بڑی اچھی بات ہے اگر آپ کر سکتے ہیں تو، لیکن شاید آپ کو اندازہ نہیں جو لوگ وہاں شور مچائیں گے۔ لیکن بہر حال اُن میں سے شرافت، اُن میں بہت تھی، بعض سعید فطرت تھے حالانکہ علماء کی کونسلوں کے ممبر تھے۔

سنگاپور کی اس reception میں وہاں کے ایک مہمان Mr. Lee Koon Choy بھی تھے۔ یہ 29 سال تک آٹھ ممالک میں سنگاپور کے سفیر اور ہائی کمشنر رہ چکے ہیں، ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ سینیئر منسٹر آف سٹیٹ رہ چکے ہیں اور سنگاپور کے بانیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں ساٹھ کی دہائی میں مصر میں سفیر تھا، اُس وقت مصر کے اور سارے عرب کے حالات بہت اچھے تھے، امن قائم تھا لیکن اب گزشتہ سالوں سے عرب ممالک میں امن برباد ہو گیا ہے اور اسلام کا ایک غلط تأثر پیش کیا جا رہا ہے لیکن کہنے لگے۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُر امن اسلام کا نام روشن کر رہے ہیں اور پیغام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے انڈونیشیا میں اپنے خطاب کے بعد بعض معززین کی آراء بیان فرمائیں۔

Indonesian Mosuqe Council's Muslimah Talent Department کے ہیڈ اور سٹیٹ اسلامی یونیورسٹی جکارتہ میں وومن سٹڈی سینٹر کے ہیڈ اور لیکچرر Mr Ida Rosyidah نے کہا جماعت کو چاہئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم وفنون، ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح عالمی نا انصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے یہ سب کی رہنما جماعت بنے۔ آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے۔ اور یہ وہاں کی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔

پھر انڈونیشین اخبار ٹریبیون جاور کے جرنلسٹ احمدیت کے موضوع پر پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں یہ۔ یہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارے میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔

ایک انگریز نوجوان سنگاپور میں گزشتہ ستائیس سال سے مقیم ہیں اور وہاں انہوں نے اسلام قبول کیا وہ کہتے ہیں اگرچہ میں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن اسلام کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے، وہ زندگی میں پہلی بار سنی ہے اور اسلام کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے اور یہاں یو۔ کے آؤں گا بلکہ اس بات پر بھی مائل تھے کہ اسلام احمدیت کے بارے میں مزید معلومات لوں گا اور تا کہ مجھے صحیح اسلام کا پتا لگ سکے اور میں جماعت میں شامل بھی ہونا چاہوں گا۔

اس کے بعد آسٹریلیا کا دورہ شروع ہوا۔ وہاں sydney میں چند دن رہ کر melbourne میں گیا۔ melbourne وہاں sydney سے کوئی آٹھ نو سو میل دور ہے۔ وہاں بھی ایک reception تھی، ایک princess reception centre میں، تقریباً 220 کے قریب وہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور نے معززین کی آراء بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ایک ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں۔ آج جو پیغام آپ نے دیا ہے وہ مذہب سے بالا ہے، وہ انسانیت کا پیغام ہے۔ ہمیں سب کو یہی پیغام اپنانا ہے، امن، انصاف، رواداری اور خدمتِ انسانیت ایسی خوبیاں ہیں جو امام جماعت احمدیہ نے آج بیان کی ہیں۔ ہم نے اپنی خوبیوں کو لے کر چلنا ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ میری بیوی گزشتہ اٹھارہ سال سے سچ کی تلاش، مَیں اور میری بیوی گزشتہ اٹھارہ سال سے سچ کی تلاش میں ہیں اور آج رات جو ہم نے سنا، وہ سچ کے سوا کچھ نہ تھا۔ امام جماعت کا خطاب ایک مکمل پیغام تھا، اب صرف ایک ہی بات ہے کہ ہم سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور اس پیغام کو اپنے دلوں میں سجا لینا چاہئے۔ خلیفۃ المسیح نے صرف یہ نہیں بتایا کہ امن کیسے قائم ہو سکتا ہے، بلکہ یہ بھی بتایا کہ اگر امن قائم نہ ہوا تو کیا ہو سکتا ہے۔

ایک کونسلر نے کہا کہ امام جماعت کے خطاب سے ایک بات واضح ہو گئی ہے کہ آپ اس بات کا پرچار کرتے ہیں جو حقیقت میں آپ کا مذہب ہے، یعنی امن و سلامتی کا مذہب۔ امام جماعت نے بالکل درست فرمایا کہ امن کے ذریعہ مسائل کا حل ہی درحقیقت امن کا قیام ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان